بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجاب فاطمہ نے یہ ناول (سزا) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (سزا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا یا ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

آج اسکے سیکنڈ سمیسٹر کا پہلا دن تھا۔یونیورسٹی کی تیاری کرتے ہوئے وہ آج پھر اداس ہو گیا تھا۔کالج لائف سے لیکر اب تک یہی ہوتا آرہا تھا۔روز روز کا مزاق بننا اسے پسند نہیں تھا مگر وہ کیا کر سکتا تھا۔اپنی حالت کا وہ خود ذمہ دار تو نہیں تھا۔اسلئے بے دلی سے تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آیا جہاں بھائی,بھابھی اور ممی تینوں اسکا انتظار کر رہے تھے۔ سب اسکی کنڈیشن جانتے تھے مگر اسکی دل آزاری نہ ہو اس لئے سب نے مسکرا کر اسکا ویلکم کیا۔

"لک ممی میرا بھائی کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے"۔روحان نے مسکرا کر کہا۔اسکی بات پر وہ جھینپ گیا۔عزرا نے بھی بیٹے کو دیکھا جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔دل ہی دل میں اسکی نظر اتارتی وہ مسکرا دیں۔

"جوس لوگے محراب یا چائے؟"بھابھی نے آملیٹ کی پلیٹ اسکے آگے رکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔بے دلی سے ناشتہ کر کے وہ جانے کے لئے اٹھا تو بھائی نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"ڈونٹ وری۔بی بریو"۔وہ مسکرا کر کہتے اسے گلے لگا گئے تو اس نے بمشکل اپنے آنسو اپنے اندر اتارے۔وہاں بیٹھے سب لوگ اسکی کیفیت سمجھ سکتے تھے۔

"چلو تمہیں آج میں ڈراپ کروں گا"۔بھابھی سے بیگ اور چابی لیتے وہ بولے اور اسکے کندھے پر بازو پھیلائے اسے باہر لے آئے۔وہ جانتا تھا کہ ہمیشہ کی طرح راستے میں وہ اسے سمجھائیں گے۔

آج اس یونیورسٹی میں اسکا پہلا دن تھا۔آنی کا ٹرانسفر یہاں ہوا تھا سو اسے مائیگریشن کروانا پڑا تھا۔وہ جتنی ایکسائیٹڈ تھی اتنی ہی نروس بھی۔آنی ہی اسے یونیورسٹی ڈراپ کر کے گئی تھیں۔تھوڑی کوشش سے اسے کلاس مل گئی تو وہ جلدی سے اندر آئی۔صد شکر کہ ابھی کوئی پروفیسر نہیں آیا تھا۔اس نے کلاس پر ایک نگاہ دوڑائی۔اسے لاسٹ رو میں ایک سیٹ فری نظر آئی جس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک ڈیسنٹ سا لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔اس نے نوٹ کیا کہ پوری کلاس خوش گپیوں میں مصروف تھی جبکہ وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا تھا۔

"ہیلو"۔وہ دھپ سے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی۔ محراب نے ایک نظر اسے دیکھا اور سر کے اشارے سے جواب دیا۔

"اوہ یہ گونگا ہے؟"اس نے افسردگی سے سوچا۔

تھوڑی ہی دیر میں پروفیسر بھی آ گئے۔اپنے تعارف کے بعد انہوں نے رول کال کے لئے سب کے نام پکارنے شروع کئے۔سب ہی مستعدی سے جواب دے رہے تھے۔

"محراب آفریدی"۔اسکے نام کی پکار پر ایک دم کلاس میں دبی دبی ہنسی کی آوازیں گونجنے لگیں۔طروب نے حیرت سے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا جو بولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔کلاس ابھی تک ہنس رہی تھی۔ پروفیسر نے گھور کر سب کو دیکھا تو کلاس میں خاموشی چھا گئی۔

"محراب آفریدی"۔وہ ایک مرتبہ پھر بولے۔

"پریزینٹ"۔ نسوانی آواز پر پروفیسر سمیت سب نے مڑ کر اسے دیکھا جو محراب کا ہاتھ اونچا کئے بولی تھی۔

"آپ میں سے محراب کون ہے؟" پروفیسر نے طنزاً پوچھا۔ کلاس میں ہنسی کا فوارہ پھوٹا جسے اس نے ناگواری سے دیکھا۔

"مم میں"۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

"تو آپ نے کیوں آنسر کیا؟" پروفیسر نے کڑی نظروں سے طروب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ دوسری دفع پکار رہے تھے اور انہیں بولنے میں پرابلم ہو رہی تھی اسلئے"۔ وہ آہستہ سے بولی۔

"کیا پرابلم ہے تمہیں؟" پروفیسر سامنے کھڑے چھ فٹ کے نوجوان کو دیکھ کر بولے۔ جو اس سچویشن میں بولنا چاہ رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح منہ سے ہوا نکل رہی تھی الفاظ نہیں۔

"سٹیمر نگ کا پرابلم ہے"۔وہ اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے بولی تو پروفیسر ہنکارہ بھر کر رہ گئے۔

"سٹ ڈاون ینگ مین"۔اسے بٹھا کر وہ طروب کی طرف متوجہ ہوئے اسکے انٹروڈکشن کے بعد وہ لیکچر کی طرف متوجہ ہوئے۔

اس لیکچر کے بعد دوسرے لیکچر میں آدھے گھنٹے کا بریک تھا۔تقریبا سب ہی کلاس سے باہر جا چکے تھے۔جو اکا دکا بیٹھے تھے وہ اپنی باتوں میں مگن تھے۔اس نے گہرا سانس لیکر اپنے ساتھ بیٹھے محراب کو دیکھا جو ابھی بھی سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"اتنا پریشان ہونے کی کیا بات تھی؟انسان ہی تھے ناوہ کھا تو نہ جاتے؟"وہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی جو موبائل میں گھسا نہ جانے کیا کر رہا تھا۔اسکی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔

New Era Magazine

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ مجھے تو لگا تھا خدانخواستہ گونگے ہو۔اللہ کا شکر ہے کہ تم بول سکتے ہو"۔اسکی بات پر محراب نے حیرت سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔یہ تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔اللہ نے اسے بے زبان نہیں رکھا تھا۔دل میں اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔اسکے چہرے پر مدھم سی مسکان دیکھ کر طروب کو حوصلہ ملا۔

"اب آدھا گھنٹہ اسی میں گھسے رہو گے کیا؟"اسے دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر وہ چڑ کر بولی۔ محراب نے اسے حیرت سے دیکھا۔وہ انجان لڑکی اس سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے بچپن کی جان پہچان ہو۔اسے خاموش دیکھ کر وہ دوبارہ بولی۔

"پہلا دن ہے میرا اس یونیورسٹی میں۔ کسی جگہ کا علم نہیں ہے۔اور میں یونی دیکھنے کے لئے بہت ایکسائیٹڈ ہوں۔ پلیز مجھے یونی دکھادو"۔وہ التجا کرتے ہوئے بولی تھی۔یونی میں ایڈمیشن سے اب تک وہ یونی دیکھنے کے لئے بے چین تھی۔کلاس میں سے کس سے کہتی کہ سب ہی اجنبی تھے۔ محراب کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بھی اسکی طرح اکیلا ہے اس لئے اسی کو منانے کی کوشش کر رہی تھی۔اسکے انداز پر محراب ہنس دیا۔

New Era Magazine

"چلیں پھر؟" وہ اٹھتے ہوئے خوشی سے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آدھے گھنٹے میں وہ بس ڈیپارٹمنٹ ہی دیکھ پائے تھے۔ ابھی وہ واپس پہنچے ہی تھے کہ اطلاع ملی کہ دوسرا لیکچر نہیں ہوگا۔ وہ ایک دم خوش ہو گئی۔

"چلو اب باقی یونیورسٹی بھی دکھاو"۔ وہ جوش سے بولی تو وہ جو ڈرائیور کو بلانے کے لئے میسج کر رہا تھا ایک دم رک گیا۔ وہ لڑکی صبح سے اسکے ساتھ تھی مگر اس نے ایک دفعہ بھی اسکا مزاق نہیں اڑایا تھا۔ وہ اس سے چھوٹے موٹے سوال کرتی رہی تھی مگر اسکے اٹکنے پر طنز نہیں کرتی تھی نہ ہی خود ہی اسکی بات مکمل کرتی تھی بلکہ اسکے بولنے کا انتظار کرتی تھی۔ وہ اس سے نارمل لوگوں کی طرح بیہو کر رہی تھی۔ محراب خود کو اسکے ساتھ کمفرٹ ایبل فیل کر رہا تھا۔

"پلیز"۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی تو وہ ہنس دیا۔

"ایک بات تو بتاو یہ تم اتنا کم کیوں بولتے ہو؟" لائبریری کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے اچانک سوال کیا۔ محراب نے ساتھ چلتی طروب کو دیکھا۔ اسکے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو "کیا تم نہیں جانتی؟" وہ سمجھ کر مسکرا دی۔

"تمہیں اللہ نے زبان بولنے کے لئے دی ہے۔ہاں ایک پرابلم ہے بٹ اسکا یہ حل تو نہیں کہ بولا ہی نہ جائے"۔وہ مضبوط لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"مز۔۔۔مزاق۔۔۔اڑا۔۔۔اڑا رہی ہو؟"وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بدتمیز صبح سے تمہارے ساتھ ہوں کب اڑایا مزاق؟ایک تو اچھی بات سمجھا رہی ہوں اوپر سے بکواس کر رہے ہو؟دفع ہو جاو"۔غصے سے پیر پٹختی وہ پوائنٹ پلیس کی طرف چلی گئی جبکہ وہ کتنی ہی دیر وہیں کھڑا رہا۔

۔۔۔۔۔۔۔

اسکی واپسی پر ممی نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آج مایوس نہیں تھا مگر کچھ الجھا ہوا سا تھا۔وہ اسے کھانے کے لئے بلانے گئیں تو وہ بیڈ پر نیم دراز تھا۔

New Era Magazine

"آیئے مم۔۔۔ ممی"۔وہ بیٹھتے ہوئے بولا تو ممی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگیں۔وہ کسی کے بھی آنے پر اٹھ کر صرف سر ہلا دیا کرتا تھا بولتا کچھ نہیں تھا۔آج وہ انہیں بلا رہا تھا وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھیں اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"بی۔بی۔ بیٹھیں"۔وہ کنفیوز ہو کر بولا۔ممی کے بیٹھتے ہی وہ انکی گود میں سر رکھ گیا۔

عزرا نے اسکا ماتھا چوم لیا۔

"بولا کرو محراب۔میں تو تمہاری آواز سننے کو ہی ترس جاتی ہوں"۔وہ نم آواز میں بولیں۔پھر آنسو صاف کر کے اس سے پوچھنے لگیں۔

"اتنی بڑی تبدیلی کی وجہ؟"

"ط۔۔ط۔۔ طروب"۔وہ جورو حان کا نام سننے کی امید کر رہی تھیں کسی لڑکی کا نام سن کر حیران رہ گئیں۔

"کون طروب؟"وہ حیرت سے بولیں۔

"ف۔۔ فیلو"۔اس کے جواب پر وہ مزید حیران ہوئی تھیں۔

"مگر تمہاری تو اپنی کسی فیلو سے اتنی دوستی نہیں تھی"۔

New Era Magazine

"ن۔ن۔نیو ہے۔وہ انکی گود میں ہی سر رکھے بولا۔ ممی حیران تو ہوئیں مگر اس تبدیلی پر خوش بھی بہت ہوئیں۔ تبھی بھابھی کھانے کے لئے بلانے آ گئیں۔

رات کو روحان گھر آیا تو بھابھی اور ممی نے انہیں بھی اس نئ تبدیلی کے متعلق بتایا۔ خود ڈنر پر بھی محراب کے اسے مخاطب کرنے پر وہ بہت خوش ہوا تھا۔ کھانے کے بعد وہ کافی کا کہہ کر محراب کے روم میں آ گیا تھا۔روز کی طرح آج وہ اکیلا نہیں بول رہا تھا۔ آج محراب بھی اسکے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔اگرچہ وہ ایک یا دو لفظوں میں جواب دیتا تھا مگر دے ضرور رہا تھا۔اسکے روم سے نکلنے سے پہلے روحان نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"میں آج بہت خوش ہوں محراب۔بہت زیادہ"۔جواباً وہ مسکرا دیا تھا۔ سونے سے پہلے وہ طروب کے متعلق سوچ رہا تھا جس کو اس نے ناراض کر دیا تھا۔اس بات سے انجان کہ زندگی میں پہلی مرتبہ وہ کسی لڑکی کے متعلق سوچ رہا تھا۔

New Era Magazine

دوسری طرف طروب ڈنر کے بعد آنی کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔وہ آج لیٹ واپس آئی تھیں مگر وہ پھر بھی انکاویٹ کرتی رہی تھی۔اب بھی وہ انکے بیڈ پر انکے ساتھ لیٹی تھی جبکہ وہ لیپ ٹاپ پر کوئی کام کررہی تھیں۔اسے ابھی تک وہیں لیٹا دیکھ کر وہ حیرت سے بولیں۔

"کیا بات ہے سونا نہیں ہے آج؟"

"آنی ہم نے آج کے متعلق بات ہی نہیں کی"۔اسکے جواب پر آنی ہنس دیں۔وہ جب تک انہیں اپنی روز کی روٹین کے متعلق نہیں بتادیتی تھی اسے سکون نہیں ملتا تھا۔

"چلو پھر بتاو کیا ہوا آج"وہ لیپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولیں تو وہ انہیں آج کے متعلق سب بتانے لگیں۔آنی بہت غور سے سب سن رہی تھیں۔

"آنی وہ گدھا سمجھتا ہے کہ میں اسکا مزاق اڑارہی تھی"۔وہ خفگی سے بولی۔

"بری بات طروب"۔وہ وارن کرتے ہوئے بولیں۔

"تو اور کیا کہوں آنی۔وہ ہے ہی گدھا"۔اسکے منہ بسور کر کہنے پر وہ ہنس دیں۔

"میرے بچے سب اسکے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں اسلئے وہ تمہیں سمجھ نہیں سکا۔ اسے بھی تو سمجھو نا۔اب آگے سے اگر وہ ایسا کچھ کہہ دے تو خاموش ہو جانا۔تم اسکے

New Era Magazine

ساتھ ٹھیک رہو گی تو وہ بھی تمہیں جان جائے گا پھر وہ ایسا کچھ نہیں کہے گا۔او کے؟"

آنی کے سمجھانے پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔آنی نے اسکا ماتھا چوم لیا۔

"میرا پیارا بچہ"۔

"میری پیاری آنی"۔پیار سے کہتے وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ان سے لپٹ گئی۔

"ہ۔ہہ۔ہیلو"۔طروب کے ساتھ سیکنڈ روم میں بیٹھتے ہوئے اس نے اسے مخاطب کیا تھا جو اسے خفگی سے دیکھ کر رجسٹر کو دیکھنے لگی تھی۔

"ن۔نا۔ناراضض ہو؟"وہ افسردگی سے بولا۔

"نہیں جی میں کیوں ناراض ہوں گی بھلا۔کل ہی تو آپ نے اپنی دوستی کے ہار پہنائے تھے مجھے پھر آج میں ناراض ہونے کی گستاخی کیسے کر سکتی ہوں؟"وہ چڑ کر بولی تو وہ ہنس دیا پھر بیگ سے ایک چاکلیٹ نکال کر اسکی طرف بڑھائی۔

"ف۔ففرینڈذز؟"اس نے ایک نظر محراب کو دیکھا دوسری نظر چاکلیٹ پر ڈالی اور مسکرا کر چاکلیٹ تھام لی۔محراب بھی مسکرا دیا۔

"یہ بالکل بھی مت سمجھنا کہ میں تمہاری معصوم شکل دیکھ کر مان گئی ہوں۔چاکلیٹ میری پسند کی تھی اس لئے مانی ہوں اور کان کھول کر سن لو اب اگر تم نے کل جیسی کوئی بات کی تو تمہارا منہ توڑ دوں گی میں"۔وہ اسے وارن کر کے چاکلیٹ کھانے لگی جبکہ محراب اسے دیکھ کر رہ گیا جو دوسروں کے برعکس اس سے نارمل بیہیو کر رہی تھی۔

لیکچرز سے فری ہو کر وہ اسے لائبریری لے آئی۔وہاں سے بک ایشو کرا کر وہ وہیں بیٹھ گئی تو محراب کو بھی بیٹھنا پڑا۔

"ایک بات کہوں"۔وہ سنجیدگی سے بولی تو محراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اپنی یہ پرابلم کور کر سکتے ہو۔میری بہن جب چھوٹی تھیں تب انہیں بھی یہ مسئلہ تھا۔بابا نے بہت محنت کی تھی ان پر پھر وہ صحیح ہو گئی تھیں۔جب وہ بولتی تھیں تو بالکل بھی نہیں لگتا تھا کہ انہیں کوئی پرابلم ہے۔تم بھی ٹرائے کرو۔آئی ایم شیور تم کافی حد تک کور کر لو گے۔کرو گے نا؟"وہ ایک امید سے بولی۔

"و۔وہ چھوٹ۔چھوٹی ہو گی۔اب یہ نہیں ہہو گا"۔وہ اداسی سے بولا۔طروب نے اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو نوٹ کیا تھا۔وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"بس ناامید پہلے ہو جاو"۔وہ چڑ کر بولی۔

New Era Magazine

"اللہ کے بندے جب میں مدد کررہی ہوں تو کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔آنی بھی ہماری ہیلپ کریں گی اور جب میں اچھے کی امید رکھ رہی ہوں تو تمہیں کیا ہو رہا ہے؟اچھا گمان رکھو۔سب ٹھیک ہو جائے گا"۔آخر میں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"آج تو مجھے جلدی جانا ہے کل سے ایک گھنٹہ کلاسز کے بعد مجھے دینا"۔وہ آڈر دیتے ہوئے بولی۔

"کک۔کیوں کررہی ہو یہ؟"

"دماغ خراب ہو گیا ہے اسلئے؟"اسکے سوال پر وہ تپ ہی تو گئی تھی۔

"دیکھو غلط بیانی نہیں کروں گی۔کل جب کلاس تم پر ہنس رہی تھی تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔جب میری بہن پر سب ہنستے تھے تب میں کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اسکے ساتھ رونے کے۔اب مجھے لگا میں تمہاری ہیلپ کر سکتی ہوں۔ویسے بھی نیکی کا کام ہے کسی کی مدد کرنا۔ویسے کونسا میرے نامہ اعمال میں نیکیاں بھری پڑی ہیں۔سوچا آگے کے لئے کچھ کر لوں۔

اب تم میرے دوست ہو سو تمہیں ہر حال میں میری بات ماننی ہو گی"۔وہ دھونس جما کر بولی اور اسے اللہ حافظ کہہ کر وہاں سے نکل گئی۔وہ آج بھی وہیں بیٹھا رہ گیا تھا۔

New Era Magazine

وہ ڈنر کے بعد آنی کے لئے کافی لائی تو وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔

"مکھن لگانے کی وجہ"۔

"آپ سے بنا پوچھے ایک کام کر دیا ہے"۔ وہ شرافت سے مدعے پر آئی تو آنی ہنس دیں۔

"کہیں کل والے گدھے کا سر تو نہیں پھاڑ آئی ہو"۔

"آنی میں لڑاکا تھوڑی ہوں جو کسی کا سر توڑ دوں"۔ وہ برا مناتے ہوئے بولی۔

"پھر کیا کر آئی ہو"۔ وہ مزے سے کافی کا سپ لیتے ہوئے بولیں۔

"وہ نا میری محراب سے دوستی ہو گئی ہے اور میں اسکی ہیلپ کرنا چاہتی ہوں۔ جیسے بابا نے آپی کی کی تھی اور میں نے اسے یہ بھی کہا ہے کہ آپ اور میں مل کر اسکی ہیلپ کریں گے"۔ وہ آنی کا بازو تھام کر انہیں سب بتانے لگی۔ آنی سنجیدگی سے سب سن رہی تھیں۔ چند لمحوں کے بعد بولیں۔

"کیوں ہیلپ کرنا چاہتی ہو اسکی؟"

"جب اسکا کوئی مزاق اڑاتا ہے تو وہ آپی کی طرح ہرٹ ہوتا ہے۔ بس اسلئے"۔ وہ آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے بولی۔ آنی اپنے جزبات پر قابو پا کر اس کا چہرہ تھام کر بولیں

"وہ سب ماضی ہے طروب۔اسے حال میں مت لاو۔سب بھول جاو چندا"۔وہ اسے پچکارتے ہوئے بولیں تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"آنی پلیز آپ ہیلپ کریں گی نا میری؟"اسکے دوبارہ پوچھنے پر وہ ہنس دیں۔

"ایسا کبھی ہوا ہے کہ میری بیٹی نے کوئی فرمائش کی ہو اور میں نے نہ مانی ہو؟"

"یو آر گریٹ آنی"وہ خوشی سے ان کے بازو پر سر رکھ کر بولی تو آنی مسکرا کر اسکے بال سہلانے لگیں۔اب وہ انہیں آگے کے پلنز بتا رہی تھی۔

اگلے ہی دن وہ محراب کو آنی کے ہاسپٹل لے آئی تھی۔آنی محراب کو دیکھ کر چونک گئی تھیں مگر پھر سر جھٹک کر خوشدلی سے اسکا ویلکم کیا۔آنی سے مل کر محراب کو خوشی ہوئی تھی۔وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہی تھیں۔انہوں نے اسے امید کی کرن تھما دی تھی۔اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مستعدی سے ان کی ہدایات پر عمل کرے گا۔

گھر واپسی پر ممی نے اسے خوش دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تھا۔اس نے انہیں سب بتا دیا۔ممی اسے خوش دیکھ کر خاموش رہ گئی تھیں مگر کچھ غلط کہہ کر اسے مایوس نہیں کرنا

New Era Magazine

چاہتی تھیں سواسے ڈھیروں دعائیں دے کر اسکا حوصلہ بڑھانے لگیں۔روحان اور بھابھی کا ردعمل ممی جیسا ہی تھا۔

اگلے دو سالوں میں اس نے محراب پر خوب محنت کی تھی۔اسپیچ ایکسر سائزز کروانا, اس سے اخبار پڑھوانا, کتابیں پڑھنے کے لئے دینا اور اگلے دن انکے بارے میں پوچھنا, آنی کے ساتھ اسکی میٹنگز کروانا۔نا محسوس طریقے سے اسکی سپیچ میں جو سدھار آنا شروع ہوا تھا وہ اب بہت واضح تھا۔وہ اب صحیح سے گفتگو کرنے لگا تھا۔اب بھی وہ گفتگو میں ہکلاتا تھا مگر وہ اتنا واضح نہیں ہوتا تھا۔جہاں وہ اور آنی اپنی محنت پر خوش تھے وہیں محراب تو خوشی سے پھولے نہیں سماتا تھا۔ممی اور خاص طور پر بھائی اسکے لئے بہت خوش تھے۔انکا یونی میں آخری سال تھا اسلئے طروب کے ہی مشورے پر وہ بھائی کے آفس جانے لگا تھا۔روزانہ ایک ڈیڑھ گھنٹے کی پریکٹس وہ اب بھی کیا کرتا تھا۔بھائی, بھابھی اور ممی سب اسکے لئے بہت خوش تھے۔جب طروب کے مدد کرنے کی بات اس نے ممی کو بتائی تھی تب سب اسکی خوشی کے لئے خاموش رہے تھے مگر اتنے

سدھار کی توان میں سے کسی نے توقع نہیں کی تھی۔بنا دیکھے ہی سب طروب کے فین ہو گئے تھے۔ ممی اور وفا بھا بھی تو اس سے ملنے کے لئے بے تاب تھیں۔

"محراب طروب سے کب ملواوگے ؟" وہ ٹی وی لاونج میں بیٹھا کوئی مووی دیکھ رہا تھا جب ممی نے پوچھا۔انکے سوال پر وہ مسکرا دیا۔

"وہ گھر نہیں آئے گی ممی یو نو دیٹ"۔

ان دو سالوں میں ممی نے بارہا محراب کو کہا تھا کہ وہ کسی دن طروب کو گھر لیکر آئے مگر وہ نہیں آئی تھی۔اسکی زندگی کے کچھ اصول تھے جن پر وہ سختی سے عمل کرتی تھی۔ محراب سے اسکی دوستی تھی مگر اسکی بھی کچھ لمٹس تھیں۔وہ یونی سے نکل کر اس سے رابطہ نہیں رکھتی تھی۔ ٹیلیفونک گفتگو, میسجز, لنچز اسے ان سب سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ محراب کو لگتا تھا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جسے اللہ نے اسکی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اسی لئے وہ اسے اینجل کہہ کر پکارتا تھا۔ محراب نے کبھی اسکی مرضی کے خلاف نہ کچھ کہا تھا نہ کیا تھا۔یہاں تک کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار تک نہیں کر پایا تھا۔

"کیا سوچنے لگے؟"ممی نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ چونکا۔

"محراب یہ آخری سمیسٹر ہے۔اسکے بعد کیا ہوگا؟وہ صرف یونیورسٹی میں تم سے ملتی ہے باہر نہیں۔کیا یونی کے بعد وہ ملے گی تم سے؟"ممی کی بات پر وہ خاموش رہا تھا۔اس بات کی وجہ سے تو وہ خود بھی پریشان تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ مڈز کے بعد ہی ہم تم دونوں کا نکاح کر دیں اور فائنل کے بعد رخصتی"۔ممی کی بات پر وہ ہنس پڑا۔

"ممی بہت فاسٹ جا رہی ہیں آپ۔پہلے اس کی رضامندی تو لے لیں۔نہ رشتہ گیا نہ بات پکی ہوئی آپ نے تو رخصتی بھی کروالی"۔بھابھی جو اسی طرف آ رہی تھیں انکی بات سن چکی تھیں سو ہنس کر بولیں تو وہ دونوں بھی مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے تو کل تم اس سے کہنا کہ ہم دونوں پرسوں اس سے یونی میں ہی مل لیں گے"۔ممی کچھ سوچ کر بولیں۔محراب نے مسکرا کر حامی بھر لی جبکہ بھابھی کچھ سوچنے لگیں۔

تھوڑی دیر بعد محراب اٹھ کر گیا تو ممی بھابھی سے مخاطب ہوئیں۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"بھابھی نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"ممی میں تھوڑی پریشان ہوں۔اگر خدانخواستہ اس نے کہہ دیا کہ اس نے یہ سب انسانی ہمدردی میں کیا ہے تو؟ یا اگر اس نے انکار کر دیا تو؟"

"اللہ نہ کرے بہو۔کیسی باتیں کر رہی ہو؟"وہ ہول کر بولیں۔اتنے سالوں بعد تو انکا بیٹا خوش رہنے لگا تھا۔سو اسکی خوشیوں کی دعا مانگنے لگیں مگر وہ جو اپنا موبائل اٹھانے واپس آیا تھا بھابھی کی بات سن کر سن ہو کر رہ گیا۔

اگلے دن اس نے سرسری انداز میں طروب کو بتایا تھا کہ شاید ممی اس سے ملنے یونیورسٹی آئیں۔جواباً وہ کچھ نہیں بولی۔وہ جانتی تھی کہ اسکی مدر اس سے ملنا چاہتی ہیں مگر انکا خاص طور پر اس سے ملنے یونیورسٹی آنا اسے مزاق ہی لگا تھا۔لیکن اگلے دن جب وہ فری ہوئی تو محراب اسے پارکنگ میں لے آیا جہاں بھابھی اور ممی انکا ہی ویٹ کر رہی تھیں۔وہ حیران ہوتی ان سے ملی تھی۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ واقعی اس سے ملنے آئیں گی۔

New Era Magazine

"اگر تم برا نہ مانو تو ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں"۔ ممی نے اس سے پوچھا تو اس نے حیرت سے محراب کو دیکھا۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے جھجکتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔

وہ لوگ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تھے جو یونیورسٹی کے پاس ہی تھا۔ ممی کھانے کا آڈر دینا چاہتی تھیں مگر اس نے سہولت سے انکار کر دیا۔

"چلو کھانا نہیں تو کیا ہوا ممی ہم آئسکریم کھا لیتے ہیں"۔ بھابھی خوشدلی سے بولیں۔

محراب اسکی سنے بغیر آڈر دینے چلا گیا۔ وہ شش وپنج کا شکار تھی کہ وہ اس سے ایسی کیا بات کرنا چاہتی ہیں۔ پھر یہ سوچ کر خود کو بہلا لیا کہ محراب کی ہیلپ کرنے کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں گی۔

وہ آئسکریم کھا کم اور اس سے کھیل زیادہ رہی تھی۔ سامنے بیٹھے تینوں نفوس اسی کو دیکھ رہے تھے جسکی وجہ سے وہ پزل ہو رہی تھی۔ اب تو اس کا دل گھبرانے لگا تھا سو خود ہی بول اٹھی۔

New Era Magazine

"آپ نے کوئی بات کرنا تھی شائد؟ وہ ممی کو دیکھ کر بولی تھی۔ محراب کے دل کی دھڑکنیں ایک دم منتشر ہوئی تھیں۔ بھابھی اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔

"محراب نے بتایا کہ آپکے گھر میں صرف ایک آنی ہیں۔ ہم انہی سے ملنا چاہتے تھے مگر آپ سے پہلے ملنا ضروری تھا"۔ ممی نے تمہید باندھی تو طروب نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"دراصل ہم محراب کا پروپوزل لیکر جانا چاہتے ہیں انکے پاس"۔ بھابھی نے ممی کی مشکل آسان کر دی تھی۔ طروب تو حیرت سے دنگ رہ گئی۔ ممی اور بھابھی اسکے حیران چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیں۔

"بیٹا آپ محراب کو اچھے سے جانتی ہو۔ میرا بیٹا بہت اچھا ہے۔ تمہیں پسند بھی کرتا ہے۔ یہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتیں وہ بول اٹھی۔

"آئی ایم سوری۔ میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا" وہ سر جھکائے بولی۔ وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔ اسکی تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا۔ آنکھیں ایک دم بھیگ گئی تھیں۔ اسے آنی یاد آنے لگیں۔ اپنی پریشانی میں اسے وہی تو یاد آتی تھیں جن کی گود میں سر رکھ کر وہ خود کو محفوظ سمجھتی تھی۔ ممی اور بھابھی اسکے جواب پر پریشان ہو گئیں

جبکہ محراب کو لگا اسکی دھڑکنیں سست پڑ گئی ہیں۔ گہری خاموشی کو طروب کی آواز نے توڑا تھا۔

"محراب بہت اچھا ہے۔ میرا بہت اچھا دوست ہے۔ پوری دنیا میں اس پر آنکھ بند کر بھروسہ کر سکتی ہوں مگر ہمارا کوئی میچ نہیں ہے"۔ اسکی آخری بات محراب کے دل پر خنجر کی طرح لگی تھی۔ تو کیا وہ بھی سب کی طرح اسے دیکھتی ہے۔ کتنی تکلیف دہ بات تھی یہ اسکے لئے۔ ممی نے بے ساختہ اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جسکے چہرے کا رنگ پل پل بدل رہا تھا۔ بھابھی خود پریشان تھیں۔ مگر اسکی اگلی بات نے سب کو حیران کر دیا تھا۔

"میں محراب کے قابل نہیں ہوں۔ میرا ساتھ اسے شرمندگی کے سوا کچھ نہیں دے سکتا"۔ یہ دو فقرے اس نے کیسے ادا کئے تھے یہ وہی جانتی تھی۔ اسکی آنکھیں دوبارہ آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔ چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ ممی نے اسکے ہاتھوں کو تھاما تو آنسو گالوں پر بکھر گئے۔

"آئی ایم سوری"۔ گھٹی آواز میں کہتی وہ ایک جھٹکے میں اٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی۔ پیچھے موجود تینوں وجود حیران پریشان بیٹھے رہ گئے تھے۔

"اس نے ایسا کیوں کہا؟" دوپہر سے اب تک وہ یہی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔ جب وہ اس پر بھروسہ کرتی ہے تو شادی کے لئے منع کیوں کر رہی ہے۔ اس نے کیوں کہا کہ وہ اسکے قابل نہیں ہے؟ محراب کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ بیڈ پر اوندھے منہ پڑا وہ تکیے میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔ اسی لئے روحان کی آمد کا اندازہ تک نہ کر سکا۔ روحان نے آہستہ سے اسکے چہرے سے تکیہ ہٹایا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا۔ کیا حال بنا لیا ہے اپنا؟" غصے سے کہہ کر وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

"بھائی میں اسکے بغ بغیر کیسے رہوں گا؟" وہ روحان کی کمر کے گرد بازو پھیلائے اس کے ساتھ لگ گیا۔ اسے لگا کہ وہ رو رہا ہے تو بے چینی سے اسے خود سے علیحدہ کیا۔

"محراب"۔ روحان نے اسکا چہرہ اوپر کیا تو وہ واقعی رو رہا تھا۔

New Era Magazine

"میری جان کیا ہو گیا ہے؟ تم اس سے بات تو کرو۔ کیا پتا جس بات کو وہ اتنا سیریس سمجھ رہی ہو وہ اتنی سیریس نہ ہو۔ بات کرو ہر مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ یوں دل چھوٹا مت کرو یار"۔ وہ نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"بھائی مجھے وہ ہر حال میں قبول ہے"۔ وہ روتے ہوئے بولا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بس خاموش ہو جاو"۔ روحان اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔ اپنے جان سے پیارے بھائی کو وہ کب اس حال میں دیکھ سکتا تھا۔

"فریش ہو کر آو نسیماں کھانا لا رہی ہے۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے"۔ روحان نے بولتے ہوئے اسے اٹھایا اور واشروم کی طرف دھکیلا۔ بہت مشکل سے کھانا کھلا کر روحان نے اس کو پین کلر دی اور سلا دیا۔ محراب کے لئے وہ بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔

اگلے تین دن وہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔ محراب کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسکے پاس طروب کا نمبر نہیں تھا۔ آنی سے ملنے وہ کئی دفعہ انکے ہاسپٹل جا چکا تھا سو اب بھی

وہیں آگیا۔اسے دیکھ کر وہ خوش ہو گئیں۔طروب کی پریشانی سے وہ واقف تھیں مگر وہ انہیں ٹالے جا رہی تھی۔وہ خود محراب سے ملنے کا سوچ رہی تھیں۔

"ارے آج تو میرا بیٹا آیا ہے"۔وہ خوشی سے بولیں پھر اسے دیکھ کر چونکیں۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟کیا ہوا ہے؟"

"آنی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں کہو"۔اسکے سنجیدہ انداز پر وہ چونکیں ضرور تھیں مگر ظاہر نہیں کیا۔

"یہاں نہیں آنی"۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے میں دوسری ڈاکٹر کو کہہ کر آتی ہوں"۔پریشانی سے کہتیں وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

پندرہ منٹ میں وہ واپس آئیں تو وہ انہیں کیفے لے آیا پھر انہیں اپنی می, بھابھی اور طروب کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو من و عن سنادی۔

"آنی اس نے ایسا کیوں کہا؟"وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔آنی ایک گہرا سانس لے کر رہ گئیں۔

New Era Magazine

"طروب اور ریحاب دو بہنیں تھیں۔ ریحاب طروب سے چھ سال بڑی تھی۔
طروب کی پیدائش کے دو ماہ بعد ہی انکی والدہ فوت ہو گئیں۔ انکے باپ نے ہی ان دونوں کو پالا تھا۔ ریحاب پندرہ سال کی تھی جب وہ بھی فوت ہو گئے۔ ددھیال والے انہیں رکھنے کو راضی نہیں تھے۔ انکے بڑے بڑے عالیشان گھروں میں دو یتیم لڑکیوں کے لئے جگہ نہیں تھی۔ ان کی ماں ریحانہ میری کزن تھیں۔ اکلوتی تھیں سو ان بچوں کو میں نے گود لے لیا کہ میری اولاد نہیں ہو سکی تھی اسلئے شوہر نے دوسری شادی کر لی اور پلٹ کر نہ دیکھا۔

ریحاب یونیورسٹی میں تھی جب اسکی عصمت کو پامال کر دیا گیا۔ لوگوں کی پہچان نہیں کر سکی تھی وہ اسلئے کچل دی گئی۔ میری پھول سی بیٹی کو اس بے رحمی سے کچلا گیا کہ اسکی ڈیتھ ہو گئی"۔ یہ سب بتاتے ہوئے آنی کے آنسو بہہ نکلے تھے۔ محراب نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھ کر انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔

"ہمارے پاس کسی مرد کا سہارا نہیں تھا اسلئے اس ظالم کو سزا نہ دلوا سکے۔ میں ہمت کر بھی لیتی مگر مجھے طروب کی فکر تھی۔ وہ چھوٹی تھی بس یہ جانتی تھی کہ بہن بیمار ہے مگر

لوگوں کی باتیں اسے بہت کچھ باور کروا گئی تھیں۔میرا اور طروب کا وہاں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔لوگ سو طرح کی باتیں بناتے تھے۔

یہ معاشرہ مرد کا ہے۔اسلئے ریحاب کو غلط کہا گیا۔اسکے کردار کو ہلکا سمجھا گیا۔اسی کی نسبت سے طروب پر بھی باتیں بنائی گئیں حالانکہ میری ننھی سی جان تو بے قصور تھی۔قصور تو اسکی بہن کا بھی نہیں تھا۔
بہن کا غم اور لوگوں کے طعنوں سے میری بیٹی مرجھا کر رہ گئی تھی۔اسلئے ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔وہ کسی سے کہتی نہیں ہے کسی پر ظاہر نہیں کرتی مجھ پر بھی نہیں مگر اسکے دماغ میں یہ سب باتیں ابھی بھی زندہ ہیں"۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔
محراب خاموش ہی رہا۔

"تم سے ایک درخواست ہے۔اگر تم بھی دوسروں کی طرح اسکی بہن اور اسے غلط سمجھو تو پلیز اس سے اسکا ذکر مت کرنا۔بس خاموشی سے اپنا راستہ بدل لینا۔اس بھری دنیا میں وہ تم پر بھروسہ کرتی ہے۔اسے اس قابل چھوڑ دینا کہ وہ کسی دوسرے پر بھروسہ کر سکے۔"۔وہ آزردگی سے کہتیں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

New Era Magazine

وہ رات دیر سے گھر لوٹا تھا۔ ممی اور روحان کال کر کر کے تھک چکے تھے مگر موبائل مسلسل پاور آف کی کمانڈ دے رہا تھا۔ جس وقت وہ گھر پہنچا رات کے بارہ بج رہے تھے۔ سب ہال ہی میں جمع تھے۔ اسے دیکھتے ہی ممی اسکی طرف آئی تھیں۔

"کہاں تھے محراب؟ کب سے ہم پریشان ہو رہے تھے؟" نم آواز میں کہتیں وہ اسکے سینے سے لگ گئی تھیں۔ رو رو کر جب چپ ہوئیں تو احساس ہوا کہ اسے بخار ہے۔

"محراب تمہیں بخار ہے بیٹا"۔ وہ اسکا ماتھا چھوتے ہوئے بولیں جو خود ماں کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں"۔ وہ انہیں ساتھ لگائے اندر آیا۔ روحان جو اسے کچھ سخت سنانا چاہتا تھا اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر اسکی طرف آیا۔

"تمہیں تو بہت تیز بخار ہے"۔ وہ اسکی نبض چیک کرتے ہوئے بولا۔

"نسیماں کھانا لگاو"۔ نسیماں کو کہتا وہ اسے ڈائننگ ٹیبل پر لے آیا۔ اسے زبردستی کھانا کھلا کر میڈیسن دیں اور روم میں لے آیا۔ ممی بھی ساتھ آئی تھیں۔

New Era Magazine

"کیوں پریشان کر رہے ہو محراب ؟خود کو بھی اذیت دے رہے ہو اور ہمیں بھی"۔ ممی دکھ سے بولیں۔روحان اسکے لئے دودھ لینے چلا گیا۔

"ممی اسکی بہن کا ریپ ہوا تھا۔یہ اسکی غلطی تو نہیں ہے نا ممی"۔ وہ آزردگی سے بولا۔

"نہیں میری جان اسکی کیا غلطی"۔ممی دکھ سے بولیں۔

"میں اسے منالوں مم ممی۔آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا نا؟"وہ ماں کا ہاتھ پکڑ کر بولا جو اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھی تھیں۔

"میرے بیٹے کی خوشی سے زیادہ اہم میرے لئے کوئی بات نہیں ہے"۔وہ اسکا ماتھا چوم کر بولیں تو وہ مسکرا دیا۔

"یہ بات ہمارے درمیان ہی رہے گی ممی"۔وہ التجائیہ انداز میں بولا تو وہ مسکرا کر بولیں۔

"کونسی بات ؟"محراب نے مسکرا کر آنکھیں موندلیں۔

روحان جب تک اسکے لئے دودھ لیکر آیا تب تک وہ سوچکا تھا۔ممی نے اسے اٹھانے سے منع کر دیا اور اس پر کمفرٹر ڈال کر باہر نکل آئیں۔

"آپ بات کریں ناطروب سے"۔روحان باہر آتے ہوئے بولا۔

"اسکی اب ضرورت نہیں ہے۔وہ خود منا لے گا"۔ ممی مسکرا کر بولیں تو وہ سمجھ کر مسکرا دیا۔

وہ ناشتے کے بعد پیپر کی تیاری کرنے بیٹھی تھی کہ پیپر زمیں ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔آنی ہاسپٹل جا چکی تھیں۔ڈور بیل کی آواز پر وہ حیران ہوتی باہر آئی۔سامنے والی آنٹی سمجھ کر اس نے دروازہ کھولا تو سامنے محراب کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"اندر آنے کا نہیں کہو گی؟"مسکرا کر کہتا وہ خود ہی اندر آگیا۔

"آنی گھر پر نہیں ہیں محراب"۔وہ سر جھکائے انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی۔

"جانتا ہوں۔وہ بھی جانتی ہیں کہ میں یہاں ہوں"۔اسکی بات پر طروب نے ایک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بات کرنی ہے تم سے"۔وہ اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں رکھ کر بولا۔

"محراب بات کرنے کو کچھ نہیں بچا"۔وہ آزردگی سے بولی۔

New Era Magazine

"میرے پاس آنی کے علاوہ ایک دوست تھا جو تم نے وہ بھی مجھ سے چھین لیا"۔وہ یاسیت سے بولی۔

"طروب"۔وہ تڑپ کر اسے پکار بیٹھا۔

"آنی نے سب بتایا ہے۔تمہارا کوئی قص قصور نہیں ہے۔پلیز سب بھول جاو۔مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔تم بس تم بس اپنا دل وہموں سے پاک کر لو۔پلیز بھروسہ کرو مجھ پر۔جو تمہاری غل غلطی ہی نہیں اس میں تمہارا کیا قصور۔قصور تو تمہاری آپی کا بھی نن نہیں نہیں۔۔۔"اسے پینک ہوتا دیکھ کر طروب اسے جلدی سے اندر لائی اور صوفے پر بٹھایا۔

"پانی پیو"۔پانی کا گلاس اسے تھماتی وہ پریشانی سے بولی۔محراب نے گلاس پکڑ لیا مگر منہ سے نہیں لگایا۔

"پانی پیو محراب"۔وہ پریشانی سے بولی۔وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھا رہا تو طروب نے زبردستی گلاس اسکے منہ سے لگا دیا۔دو گھونٹ لیکر اس نے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔وہ زمین پر نظریں ٹکائے محراب کے سامنے کھڑی اپنے لب کچل رہی تھی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔آنکھوں میں نمی لئے وہ بے بس کھڑی تھی۔چند لمحوں کے بعد محراب نے اس پر نظر ڈالی تو آنسو اسکے گالوں پر پھسل گئے۔

"اینجل میں جی جینا چاہتا ہوں۔ تمہارے بنا مر جاوں گا"۔اسکے ہاتھ تھامے وہ بول رہا تھا۔وہ اسکی سرخ آنکھوں میں بے بسی اور خوف کے ساتھ نمی دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔وہ اسکا واحد دوست تھا۔اسے تکلیف دینے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اس کے لب کھولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا۔

"کل ممی اور بھابھی آئینگے۔اپنا جواب دے دینا۔بس یہ یاد رکھنا کہ میری زندگی تمہاری ہاں سے جڑی ہے"۔بے بسی سے کہتا وہ اسے ساکت چھوڑ کر گھر سے باہر نکل گیا۔

شام کو آنی آئیں تو وہ کمرے میں بند تھی۔آنی کمرے میں آئیں تو وہ اوندھے منہ بیڈ پر پڑی تھی۔

"کیا ہوا ہے جان؟"وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔طروب نے انکی گود میں سر رکھ دیا۔آنسوؤں اور ہچکیوں کے دوران اس نے انہیں سب بتا دیا۔

"ہوں۔تو پھر کیا سوچا تم نے؟"وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگیں۔جواباً وہ خاموش رہی۔

"کیا تم اسکی لکنت کی وجہ سے اسے رد کر رہی ہو؟" انکے سوال پر وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھی۔

"آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں؟ اگر مجھے اس سے فرق پڑتا تو اس سے دوستی ہی نہ کرتی جبکہ آپ جانتی ہیں کہ وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے۔

وہ ٹھیک سے نہیں بول سکتا اس میں اسکا کیا قصور ہے؟ بابا کہتے تھے یہ آزمائش بھی تو ہو سکتی ہے نا اللہ کی طرف سے۔ صرف اسکے لئے ہی نہیں بلکہ اس سے جڑے ہر شخص کے لئے"۔ بابا کو یاد کر کے وہ ایک مرتبہ پھر رو دی تھی۔

"تو پھر کیا سوچا ہے؟" وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے بولیں۔

"جو آپ کو مناسب لگے وہ کریں"۔ وہ انکی گود میں منہ چھپا کر بولی تو آنی ہنس دیں۔

"پاگل لڑکی"۔ وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولیں تو وہ مسکرا دی۔

فائنلز کے ایک ماہ بعد ہی انکی شادی رکھی گئی تھی۔ ممی اور بھابھی خوشی خوشی سب انتظام کر رہی تھیں۔ آنی بھی اسے لئے بازار کے چکر لگا رہی تھیں حالانکہ ممی نے سختی سے منع کیا تھا کہ جہیز کے نام پر وہ ایک چیز بھی نہیں لیں گی مگر آنی اپنی ہر خواہش پوری کرنا چاہتی تھیں۔ طروب نے انہیں اتنا خوش پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

New Era Magazine

روحان کو آج طروب کے گھر جانا تھا اسکی کچھ چیزیں دینے کے لئے۔آج کل طروب اور محراب کا کوئی کانٹیکٹ نہیں تھا۔وہ صبح آفس جاتا تھا اور شام کو لوٹتا۔واپسی پر ممی اور بھابھی اسے شاپنگ دکھانے بیٹھ جاتی تھیں اور وہ خوشگوار مسکراہٹ چہرے پر سجائے سب دیکھتا اور سنتا تھا۔آج بھی وہ یہی کر رہا تھا۔روحان اسکے آنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔

بیل دیکر وہ ویٹ کر رہا تھا جب دروازہ آنی نے کھولا۔یہ آنی اور طروب سے اسکی پہلی ملاقات ہونا تھی کیونکہ جب ڈیٹ فکس کی گئی تھی تب وہ میٹنگ کی وجہ سے یہاں موجود نہیں تھا۔اسکے سلام کے جواب میں آنی نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔وہ سمجھا کے وہ اسے پہچانی نہیں سو مسکرا کر تعارف کروانے لگا۔آنی مبہم سا مسکرا دیں۔"اندر آو"۔وہ اسے لئے اندر آ گئیں۔اس نے سامان انکے حوالے کیا تو طروب اسکے لئے جوس لے آئی۔اسے آنی روحان کی آمد کا بتا چکی تھیں۔روحان اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ساکت رہ گیا۔طروب کے سلام کرنے پر وہ چونکا۔

"بھائی چائے"۔ طروب نے دوبارہ پکارا۔وہ اسکے چہرے کے تاثرات جاننے سے قاصر تھی۔روحان نے بمشکل شکریہ ادا کیا اور چائے حلق سے اتار کر جانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔

"بیٹا کھانا کھا کر جانا"۔آنی نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔وہ معذرت کرتا باہر نکل گیا۔ دو مسکراتی آنکھوں نے گیٹ تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

روحان گھر آیا تو کسی کو ہال میں نہ پا کر اپنے روم میں چلا گیا۔وفا کمرے میں نہیں تھی سو شکرادا کرتا بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ماضی ایک بار پھر سامنے آگیا تھا جسے وہ فراموش کئے بیٹھا تھا۔کمرے کے باہر قدموں کی چاپ پر اس نے آنکھیں موند لیں لائٹ وہ پہلے ہی آف کر چکا تھا۔

وفا نے اسے اتنی جلدی سوتے دیکھا تو پریشانی سے اسکے ماتھے کو چھو کر چیک کیا۔

روحان نے آنکھیں کھول دیں۔

"سوری۔مجھے لگا طبیعت خراب ہے جو اتنی جلدی سو گئے"۔وہ اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی تو روحان نے دوبارہ اسکا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ دیا۔

New Era Magazine

"رکھا رہنے دو سکون مل رہا ہے"۔ وہ بھاری آواز میں بولا۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئی اور سر دبانے لگی۔ آنکھیں موندے وہ بھی اپنے ماضی اور مستقبل کا سوچنے لگا۔

شادی کی تیاریاں اسکی مہندی تک جاری رہیں۔ اسکی کوئی فرینڈ تو تھی نہیں سو کچھ رشتے دار اور آنی کی کولیگز نے شرکت کی تھی۔ بارات میں بھی اسکی طرف سے یہی لوگ شامل تھے جبکہ محراب کی طرف سے کافی مہمان مدعو تھے۔ وہ رخصت ہو کر محراب کے گھر آئی تو سب اسکی بیوی سے ملنا چاہتے تھے۔ کچھ خواتین نے اسکی تعریف کی تو کچھ نے اسے بے وقوف گردانا جو اس نے محراب سے شادی کی۔ وہ خاموشی سے سب سنتی رہی۔ وفابھا بھی اسکے ساتھ ہی تھیں جو ایسی باتوں پر پریشان بھی ہوتیں مگر اسکی دلجوئی کرنا نہ بھولتیں۔ اس پر وہ صرف مسکرا دیتی۔

ولیمے میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔ محراب کے ساتھ پر جہاں وہ خوش تھی وہیں محراب سرشار تھا۔ می تو ان دونوں کی بلائیں لیتی نہ تھکتی تھیں۔ آنی

اسکے چہرے پر الوہی چمک دیکھ کر مطمئن ہو گئی تھیں۔انہیں دیکھ کر وہ خوشی سے ان سے لپٹ گئی تھی۔

"خوش ہونا؟"آنی نے سرگوشی کی تو وہ سر جھکائے مسکرادی۔محراب بھی ان سے بہت محبت اور احترام سے ملا تھا۔

ولیمے کے بعد وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ لے آئی تھیں۔ہیوی ٹی کے بعد آنی نے انہیں ریسٹ کرنے کے لئے بھیج دیا۔

محراب چینج کرنے گیا تھا جبکہ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنی جیولری اتار رہی تھی۔

محراب نے آکر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا۔وہ ایک دم بلش کرنے لگی تھی۔

نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔کسی احساس کے تحت محراب نے اسے پکارا۔اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

"کیا ہوا؟"اسکا رخ اپنی طرف کرتا وہ پریشانی سے بولا۔س

"آنی کا سوچ رہی تھی۔وہ یہاں اکیلی رہ گئی ہیں"۔وہ نم آواز میں بولی تو وہ مسکرادیا۔

"تو اینجل ہم انہیں اپنے ساتھ لے چلتے ہیں"۔وہ تسلی دیتا ہوا بولا۔

"وہ نہیں مانیں گی"۔وہ افسردگی سے بولی۔

"تو جب تمہارا دل چاہے تم ان سے ملنے آجایا کرنا۔چاہے ہر روز آجانا کوئی کچھ نہیں کہے گا"۔وہ اسکے بازو سہلاتا بولا تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی پھر مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھ گئی۔

"تم بہت اچھے ہو"۔اسکی اس ادا پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

انکی شادی کو پندرہ دن ہو چکے تھے۔ان پندرہ دنوں میں وہ تین چار چکر آنی کے پاس لگا آئی تھی۔ ممی اور بھابھی سے اسکی بہت جلدی بن گئی تھی۔ ممی کو اس سے انسیت ہو گئی تھی کیونکہ اسکی وجہ سے محراب نہ صرف خوش رہنے لگا تھا بلکہ سب سے گھلنے ملنے بھی لگا تھا۔روحان سے البتہ کوئی فرینکنس نہیں تھی وہ بس کام کی بات کرتا تھا۔

محراب شام کو گھر آیا تو وہ کہیں بھی نظر نہیں آئی۔بھابھی اسکی پریشانی ختم کرتی ہوئی بولیں۔

"اپنی آنی کے ساتھ گئی ہے"۔انکی بات پر وہ جھینپ کر مسکرا دیا۔

"چینج کر لو کھانا لگواتی ہوں۔وہ کھا کر آئے گی"۔آخر میں وہ شرارت سے کہتیں کچن میں چلی گئیں۔

کھانے کے بعد وہ آفس کا کام کرتا رہا۔دس بجے کے قریب وہ واپس آئی تھی مگر ممی اور بھابھی کو اپنی شاپنگ دکھانے لگی جو آنی دبئی جانے سے پہلے اسے کروا کر گئی تھیں۔
گیارہ کے قریب وہ روم میں آئی تو وہ راکنگ چیئر پر جھول رہا تھا۔وہ سلام کرتی چیزیں ٹیبل پر رکھنے لگی۔اسے حیرت ہوئی کہ محراب نے اسکے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔وہ اسکے پاس آئی جو آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔اسکے چہرے سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ ناراض ہے۔

"محراب ناراض ہیں؟"وہ آہستہ سے بولی مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔
"محراب وہ میں۔۔۔۔"اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور بیڈ پر لیٹ کر کمفرٹر سے منہ تک ڈھانپ لیا۔وہ حیران کھڑی رہی پھر چینج کر کے اسکے ساتھ لیٹ گئی۔ محراب نے کروٹ بدل لی۔اسکی پیٹھ کو دیکھ کر وہ اسکی بے رخی پر آنسو

بہانے لگی۔اتنے دنوں سے وہ اسے اتنے پیار سے رکھ رہا تھا مگر اب وہ ناراض ہو گیا تھا اور وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

صبح وہ اٹھی تو وہ واشروم میں تھا۔وہ بیڈ پر بیٹھی اسکاویٹ کر رہی تھی جب وہ ٹاول سے منہ صاف کرتا باہر نکلا۔وہ چینج کر چکا تھا اب آئینے کے سامنے کھڑا بال سنوار رہا تھا۔وہ اٹھ کر اسکے پاس آگئی۔

"آئی ایم سوری"۔وہ سر جھکائے بولی۔

"کس لئے؟"وہ شان بے نیازی سے بولا تو اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"محراب ایسے تو نہ کریں"۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"رو کیوں رہی ہو؟"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کی وجہ سے"۔وہ کہتے ہی مزید رونے لگی۔محراب نے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"غلطی بھی کرتی ہو پھر پنش بھی نہ۔۔نہیں کرنے دیتی ہو"۔وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"تو ایسے پنش کرتے ہیں؟وہ غصے سے بولی۔

اب اگر ایسے پنش کیا تو میں ناراض ہو جاوں گی۔وہ خفگی سے بولی تو محراب مسکرا دیا۔

New Era Magazine

"یعنی کہ غل غلطی پر ناراض بھی نہیں ہو سکتے"۔ وہ اسکی ناک دباتا ہوا بولا۔

"میں ممی سے اجازت لیکر گئی تھی۔ آپ کو بتانے کے لئے کال نہیں کی اسکے لئے سوری آئندہ ایسا نہیں کروں گی"۔ وہ کان پکڑ کر بولی تو محراب نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"گڈ گرل"۔ طروب بھی مسکرادی۔

انہیں ایک ساتھ ٹیبل پر آتا دیکھ کر ممی مسکرادی تھیں۔ وہ خود محراب کو سرو کر رہی تھی۔ ممی کو ناشتہ سرو کیا جاچکا تھا۔ تبھی روحان بھی ٹیبل پر آگیا۔

"روحان بھائی آپ کیا لیں گے؟" ممی کو ٹوسٹ پاس کرتے وہ اس سے پوچھنے لگی۔

"میں خود لے سکتا ہوں"۔ روحان کے جواب پر ممی اور محراب نے حیرت سے اسے دیکھا۔ طروب نے شرمندگی سے سر جھکالیا۔ روحان بے نیاز بنا ناشتہ کرنے لگا۔

"طروب مجھے جوس ڈال دو بیٹا"۔ ممی کی آواز پر اس نے مبہم سا مسکرا کر انہیں جوس کا گلاس تھمادیا۔ اسے ٹھیک سے ناشتہ نہ کرتے دیکھ کر محراب ٹوک گیا۔

"ٹھیک سے کھاو"۔ روحان نے ایک نظر بھائی کو دیکھا پھر ساتھ بیٹھی طروب کو۔ ایک گہرا سانس لیکر وہ اٹھ گیا۔ اسکا رخ اپنے روم کی طرف تھا۔

New Era Magazine

دن پر لگا کر اڑ رہے تھے۔آنی کو گئے دو ماہ ہو گئے تھے۔وہ یہاں بہت خوش تھی پر انہیں مس بھی بہت کر رہی تھی۔سب اسکا خیال رکھتے تھے مگر روحان نہ جانے کیوں اس سے مس بیہیو کرتا تھا۔وہ اسکا رویہ سمجھنے سے قاصر تھی۔وہ جانتی تھی کہ محراب اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا ہے اسلئے اسے کچھ بھی نہیں کہتی تھی۔البتہ ممی اور بھابھی خود روحان کے رویے کو نوٹ کر چکی تھیں۔ممی نے باباٹو کا وفانے بھی سمجھایا مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

آج گھر پر کوئی نہیں تھا۔ممی اور بھابھی شاپنگ پر نکلی تھیں۔اسے بھی چلنے کو کہا تھا مگر اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سو معذرت کر لی۔میگزین دیکھتے دیکھتے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔ مسلسل ہوتی بیل پر وہ اٹھی تھی۔

"ہیلو"۔نیند میں ڈوبی آواز فون میں ابھری تو محراب نے حیرت سے ٹائم دیکھا۔

"تم سو رہی تھیں؟"

"جی۔میگزین پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی"۔وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"آپ کب تک آ رہے ہیں؟"

"بس نکل رہا ہوں۔ ممی اور بھابھی کا پلین تھا آج وہ لوگ واپس آ گئے شاپنگ سے؟ وہ اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"پتا نہیں۔آواز تو نہیں آ رہی"۔

"اچھا چلو تم دیکھو اور اگر وہ نہ آئے ہوں تو پلیز روحان بھائی کو دیکھ لینا انکی طبیعت خراب ہے۔میں بھی بس نکل رہا ہوں"۔

"او کے۔اللہ حافظ"۔

وہ جلدی سے اپنا حلیہ درست کر کے باہر نکلی تو نسیماں اپنے گھر جا چکی تھی۔بھابھی سے اس نے کال کر کے پوچھا تھا وہ بھی واپس آنے والی تھیں۔روحان کا خیال آتے ہی وہ جلدی سے اسکے روم کی طرف گئی۔روم ناک کر کے اس نے دروازہ کھولا۔سامنے ہی روحان سر تھامے صوفے پر بیٹھا تھا۔وہ پریشانی سے اندر آئی۔

"روحان بھائی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"وہ پریشانی سے بولی مگر مقابل اسے دیکھ کر آپے سے ہی باہر ہو گیا۔

"تم؟کیوں آئی ہو تم یہاں؟"اسکی دھاڑ پر وہ سہم گئی تھی۔

"وہ محراب۔۔۔"ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بات کاٹ گیا۔

"اسے تم بے وقوف بنا رہی ہو۔مجھے نہیں بنا سکتی ہو۔میں جانتا ہوں تم یہاں کیوں آئی ہو؟تم مجھ سے بدلہ لینے آئی ہو۔میرے بھائی کو میرے خلاف استعمال کرنا چاہتی ہو"۔وہ غصے سے بولتا اس تک آیا تھا۔طروب کو وہ ہوش میں نہیں لگا۔

"روحان بھا۔۔۔"باقی ماندہ الفاظ اسکے حلق میں ہی اٹک گئے کیونکہ روحان اسکے جبڑے کو اپنے دائیں ہاتھ سے جکڑ چکا تھا۔

"اس سے پہلے کہ تم محراب کی زندگی خراب کرو تمہیں بھی اپنی بہن کے پاس چلے جانا چاہیئے۔جیسے میں نے اسے برباد کیا تھا ویسے ہی تمہیں کروں گا۔اسے تو زندہ چھوڑ دیا تھا مگر تمہیں نہیں چھوڑوں گا"۔الفاظ تھے کہ سیسہ اسکے کانوں میں انڈیلا گیا تھا۔وہ گنگ رہ گئی۔یہ تو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسکی بہن کا مجرم محراب کا بھائی ہو گا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنا بچاو کرتی روحان وحشی بنا اس پر ٹوٹ پڑا۔وہ اپنا آپ بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مگر اس ظالم بھیڑیے کے سامنے وہ ننھی چڑیا بے بس تھی۔

"پلیز روحان بھائی چھوڑ دیں مجھے آپکو اللہ کا واسطہ ہے"۔ وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی مگر اس درندے کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اسکے رونے، چلانے، اپنی عزت کی بھیک مانگنے کسی بھی چیز کا اس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ روحان اسکی شرٹ پھاڑ چکا تھا۔ وہ اپنی پوری کوشش کر کے اسے پیچھے دھکیلنا چاہتی تھی مگر دھکیل نہیں پا رہی تھی تبھی اسے ایسا لگا جیسے گھر میں کوئی داخل ہوا ہو۔

"محراب۔ محراب"۔ وہ اپنا پورا زور لگا کر چیخی تھی۔ گھر کے در و دیوار اس دل دہلا دینے والی چیخ سے گونج اٹھے تھے۔

محراب گھر داخل ہوا تو اسکی گاڑی کے پیچھے ہی ممی اور بھابھی کی گاڑی اندر آئی تھی۔ انکے ہاتھ سے شاپنگ بیگز پکڑتا وہ اندر ہال میں آیا تو گھر خالی تھی۔ اسے لگا طروب بیڈ روم میں ہو گی۔ وہ شاپنگ بیگز ہال میں رکھ کر روم میں جانا چاہتا تھا مگر اسکے بڑھتے قدم طروب کی چیخ نے روک لئے تھے۔ وہ اسی کو پکار رہی تھی۔ آواز روحان کے کمرے سے آ رہی تھی۔ اسکی طبیعت بھی خراب تھی سو وہ پریشانی میں سامان وہیں پھینکتا اوپر بھاگا۔ ممی اور بھابھی بھی اسکے پیچھے ہی آئیں۔

New Era Magazine

کمرے کا دروازہ ادھ کھلا تھا۔ سامنے کے منظر نے سب کے ہوش اڑا دیئے تھے۔ روحان نیم برہنہ طروب پر جھکا ہوا تھا جبکہ وہ اپنے بچاو کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔ محراب کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے روحان کو طروب سے الگ کر کے دکھا دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ روحان پر ہاتھ اٹھاتا ممی کی چیخ نے اسے متوجہ کیا تھا۔ وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑے نہ میں سر ہلا رہی تھیں۔ محراب تنفر سے روحان کو دیکھتا ہوا طروب کی طرف آیا جس نے اسے دیکھ کر کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ اسکا جسم لرز رہا تھا۔ پورے کمرے میں اسکی سسکیاں گونج رہی تھیں۔ محراب نے اسکے اوپر بیڈ کی چادر ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔ محراب کے کوٹ کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے وہ رو رہی تھی۔ ممی تو دروازے میں ہی ڈھے گئی تھیں جبکہ بھابھی سکتے میں آ گئی تھیں۔

"یہ عورت ڈرامہ کر رہی ہے۔ اسکی بہن بھی ایسی ہی تھی۔ میرا کیریئر برباد کرنا چاہتی تھی۔ جیسے اسے ختم کیا ویسے ہی میں اسے بھی ختم کر دوں گا۔ جیسے اسے داغدار کیا اسے

بھی کر دوں گا"۔ کمرے میں روحان کی آواز گونجی تھی۔وہ جنونی بنا چلا رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ طروب کی طرف بڑھتا محراب نے ایک مرتبہ پھر اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔

"دور رہیں۔اگر ایک قدم بھی بڑھایا تو جان جان لے لوں گا"۔وہ ایک دم چیخا تھا۔ روحان کو اپنا سر مزید بھاری لگنے لگا تو وہ اپنا سر تھام کر گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا۔ طروب ایک دم بیڈ پر لڑھک گئی۔ ممی چیخ کر اسکی طرف آئی تھیں۔ محراب بھی اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔اسکے بے ہوش وجود کو اٹھائے وہ اپنے روم کی طرف بھاگا تھا۔
"میں چینج کرواتی ہوں اسے تم اسماء کو لیکر آو"۔اسکے پیچھے آتہ ممی جلدی سے بولی تھیں۔
"آپ آپ یہیں رہیں گی۔ اسکے اسکے پاس"۔وہ ہکلا کر کہتا باہر نکل گیا تھا جبکہ ممی طروب کے پاس چلی گئیں۔

ڈاکٹر اسماء ممی کی بہت اچھی دوست تھیں۔انکا گھر تین گھر چھوڑ کر ہی تھا۔اس وقت وہ گھر پر ہی موجود تھیں سو محراب کے ساتھ چلی آئیں۔وہ اور ممی اندر تھیں جبکہ محراب بالوں کو مٹھی میں جکڑے ٹہل رہا تھا۔اسے روحان پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔بھا بھی ہال

New Era Magazine

میں ہی بت بنی بیٹھی تھیں۔بہت مشکل سے وہ خود کو گھسیٹ کر وہاں تک لائی تھیں۔ وہ اپنے آپ کو طروب کا مجرم سمجھ رہی تھیں جبکہ اس سب سے بے خبر روحان بیڈ پر گرا نیند کی وادی میں چلا گیا تھا۔

"کی کیسی ہے طروب؟"ڈاکٹر کو می باہر چھوڑ کر آئیں تو وہ اندر آگیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ می نے ان سے کیا کہا تھا۔طروب ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی۔اسے ایسے دیکھ کر محراب کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔می کے آتے ہی اس نے سوال کیا تو وہ نظریں چرا گئیں۔

"سب ٹھیک ہے۔ہم وقت پر پہنچ گئے تھے"۔انکی بات پر اس نے لب بھینچ لئے۔

"ڈر اور خوف کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ صبح تک اٹھے گی"۔ می کہتے ہی بیڈ پر ڈھے گئیں۔

"میں انہیں جان سے مار دوں گا۔وہ یہ کیسے کر سکتے ہیں۔یہ میری میری عزت ہے۔ میں نہیں چھوڑوں گا انہیں"۔وہ غصے سے کہتا باہر نکلا تو می نے اسکے پیر پکڑ لئے۔

New Era Magazine

"وہ میرے لئے مر گیا ہے محراب۔اس نے ایک لڑکی کو مار دیا۔اسکی بہن اور اپنی بھابھی کے ساتھ وہی سب کر کے اسے مارنا چاہتا ہے۔وہ انسان نہیں جانور ہے۔میرا اس جانور سے کوئی تعلق نہیں ہے اب۔میں نے اپنا ایک بیٹا کھو دیا ہے آج محراب دوسرے کو اسکے قتل کے جرم میں جیل نہیں بھیج سکتی۔ایک ہی دن میں دونوں بیٹوں کو کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔مجھ پر رحم کرو۔خدا کے لئے رحم کرو۔

میرا نہیں تو طروب کا اور اپنے بچے کو سوچو۔وہ امید سے ہے۔اتنے بڑے حادثے کو بھولنے کے لئے اس حالت میں اسے تمہاری ضرورت ہے۔ہم تمہیں نہیں کھو سکتے"۔وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ چکی تھیں۔محراب نے ماں کے ہاتھ تھام لئے۔
"گنہ گنہگار مت کریں۔میں کچھ نہیں کروں گا مگر ہم اب یہاں نہیں رہیں گے"۔وہ طروب کو دیکھتا ہوا مضبوط لہجے میں بولا۔
"تم یہیں رہو گے۔کہیں نہیں جاوگے۔یہ میرا گھر ہے۔یہاں سے اگر کوئی جائے گا تو وہ روحان ہے"۔وہ اٹل لہجے میں بولی تھیں جبکہ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔
محراب انکی حالت سمجھ سکتا تھا۔اسکی خود کی حالت بھی تو ایسی ہی تھی۔دونوں کے لئے روحان جان سے بڑھ کر تھا۔آج وہ سب کی نظروں سے گر گیا تھا۔اس نے خود کو سب

New Era Magazine

سے دور کر لیا تھا۔ محراب نے ماں کو اپنے ساتھ لگایا تو دونوں پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔ باہر بیٹھی بھابھی ان کی آوازیں سن سکتی تھیں مگر ایسا لگتا تھا جیسے پتھر کی ہو گئی ہوں۔ روحان انکی زندگی میں آنے والا وہ پہلا انسان تھا جسے انہوں نے ٹوٹ کر چاہا تھا۔ انہیں لگتا تھا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے مگر وہ غلط تھیں۔ روحان جیسا شخص جو ہوس کا غلام ہو وہ کسی سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔ روحان نے انہیں اپنی ہی نظروں میں گرا دیا تھا۔ پہلے ایک لڑکی کی زندگی تباہ کی اور اب اپنے ہی گھر کی عزت کو داغدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ لوگ وقت پر نہ آتے تو اپنی بہن کی طرح طروب بھی شاید مر جاتی۔ وہ تو طروب سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھیں۔ وہ معصوم سی بے ضرر لڑکی انہیں بہت اچھی لگتی تھی مگر انکے اپنے شوہر نے اسکی معصومیت چھیننے کی کوشش کی تھی۔ ساری رات ان تینوں کی ماتم کرتے گزری تھی۔

صبح کے تین بجے روحان نیند سے جاگا تھا۔ بیڈ پر لیٹے لیٹے وہ کل شام ہونے والے واقعے کو سوچ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنا آوٹ آف کنٹرول کیسے ہو گیا تھا کہ طروب کے ساتھ۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اسکے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔ سب کے چہرے آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے۔ ماضی ایک بار پھر سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

New Era Magazine

ریحاب اسکی کلاس فیلو تھی۔وہ جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی اپنے حسن سے لاپرواہ بھی تھی۔روحان کو وہ پسند تھی مگر وہ وفا سے منسوب تھا۔سو اسکے سارے جزبے اسی کے لئے ہونے چاہیئے تھے۔اسی لئے وہ ریحاب کو اگنور ہی کیا کرتا تھا۔وہ خود بھی دوسروں سے زیادہ فرینک نہیں ہوتی تھی۔سب کچھ ٹھیک جارہا تھا یہاں تک کہ یونیورسٹی میں انکا آخری سال آپہنچا۔

ان کا اینول ڈنر شہر کے بہت بڑے ہوٹل میں ارینج کیا گیا تھا۔وہ وقت پر وہاں موجود تھا۔اسکی نگاہیں بار بار کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔کافی انتظار کے بعد بالآخر وہ آہی گئی۔ ریحاب کو دیکھ کر وہ چند لمحوں کے لئے ساکت رہ گیا تھا۔پرپل کلر کے جدید طرز کے نفیس سے سوٹ میں ہلکے سے میک اپ میں وہ چمک رہی تھی۔اس پر سے نظریں ہٹانا روحان کو ناممکن لگا تھا۔بہت مشکل ست اپنی نظروں پر قابو پا کر وہ ڈنر کی طرف متوجہ ہوا تھا مگر بار بار نظریں اسی کی طرف اٹھتی تھیں جو اس سب سے بے نیاز بیٹھی تھی۔ اپنی حالت کے پیش نظر ڈنر کے بعد وہ جلدی ہی وہاں سے نکل گیا تھا مگر سڑکوں کی چھان مارتے ہوئے بھی وہ اسی کو سوچ رہا تھا۔

New Era Magazine

ریحاب ہوٹل سے نکل کر آنی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔انہوں نے ہی اسے پک کرنا تھا۔ تبھی ہوٹل سے دو لڑکے نکلے جو بہت زیادہ ڈرنک تھے۔اسے اکیلا دیکھ کر وہ اسکی طرف آ گئے۔ان کے ارادے بھانپ کر وہ واپس ہوٹل میں جانا چاہتی تھی تبھی ایک لڑکے نے تیزی سے اسے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا پارکنگ میں لے آیا۔اس دوران اسکا دوپٹہ اور پرس کہیں گر گئے تھے۔ریحاب کے منہ پر اسکا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔اسکی مضبوط گرفت میں وہ پھڑ پھڑا رہی تھی۔اپنے بچاو کے لئے ریحاب نے دانت اسکے ہاتھ میں گاڑھ دیئے۔ جیسے ہی اس لڑکے کی گرفت ڈھیلی پڑی وہ اسے دھکا دے کر وہاں سے بھاگ نکلی۔وہ دونوں لڑکے بھی لڑھکتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگے مگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

وہ بھاگتے ہوئے مسلسل رو رہی تھی۔وہ خدا کا شکرادا کر رہی تھی جو ان لڑکوں سے بچ گئی۔بھاگتے ہوئے وہ بہت دور نکل آئی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس طرف نکل آئی ہے۔اچانک ہونے والی بارش نے اسے مزید بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔وہ سنسان سڑک کے

New Era Magazine

کے درمیان کھڑی تھی۔ تبھی ایک گاڑی اس سے ذرا فاصلے پر آکر رکی۔روحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ پریشانی سے بولا تو شناسا چہرے کو دیکھ کر وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔

روتے ہوئے اسکا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔دوپٹہ ندارد تھا۔بارش کی وجہ سے کپڑے بھی بھیگ کر جسم سے چپک گئے تھے۔اس وقت بھیگی لرزتی ہوئی ریحاب اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔دوسرا تنہائی میں شیطان اس پر حاوی ہو رہا تھا۔سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیت وہ کھو چکا تھا۔روتی ہوئی ریحاب کو اچانک اپنے ہاتھوں پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو وہ ہوش میں آئی مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔وہ حیوان اپنی حیوانیت پر اتر آیا تھا۔وہ اپنے بچاو کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔اسے خدا اور رسول کے واسطے دے رہی تھی۔رحم کی بھیک مانگ رہی تھی مگر اس نازک وجود کی تمام مزاحمت بے کار گئی۔وہ اپنی ہوس مٹا رہا تھا جبکہ وہ بلک رہی تھی۔آسمان بھی اسکی عصمت دری پر رو رہا تھا۔

New Era Magazine

روحان جب ہوش میں آیا تب تک وہ نیم بے ہوش ہو چکی تھی۔ریحاب کی حالت دیکھ کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔وہ کھڑا ہونا چاہتا تھا مگر لڑکھڑا گیا۔اسکی آنکھوں کے سامنے ممی, محراب اور وفا کے چہرے گھومنے لگے۔وہ گناہ کر چکا تھا۔وہ پچھتا رہا تھا مگر وقت ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔کافی دیر تک وہ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے ریحاب کے پاس بیٹھا رہا پھر اس کے بے ہوش وجود کو گاڑی میں ڈال کر گاڑی وہاں سے بھگا لے گیا۔ریحاب کے گھر کا پتہ اسے معلوم نہیں تھا سو اسے اپنے دوست کے فلیٹ پر لے آیا جسکی چابی اسی کے پاس تھی۔

ریحاب کو بستر پر لٹا کر وہ ساری رات لاونج میں بیٹھا خود کو کوستا رہا۔گھر کال کر کے اس نے اپنے نہ آنے کا بتا دیا تھا۔اب وہ ریحاب کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

فجر سے پہلے ریحاب کو ہوش آیا تو اسکا سارا جسم دکھ رہا تھا۔کل رات کا سوچ کر وہ رو دی۔اسکی آواز سن کر روحان کمرے میں آیا۔

"ریحاب"۔وہ اسکی طرف بڑھا مگر وہ خوفزدہ ہو کر بیڈ کراون سے چپک گئی۔

"آئی ایم سوری۔آئی ایم رئیلی سوری۔میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا"۔وہ شرمندگی سے بولا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا ریحاب۔ کسی کو کچھ نہیں پتا۔نہ ہی ہم کسی کو کچھ بتائیں گے۔ سب ٹھیک ہے۔"۔وہ اسے تسلی دینا چاہتا تھا مگر الفاظ غلط استعمال کر گیا تھا جس پر وہ بھڑک اٹھی تھی۔

"کیا ٹھیک ہے؟تم نے مجھے برباد کر دیا ہے یہ ٹھیک ہے تمہاری مظر میں"۔وہ حلق کے بل چیخی تھی۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی ہے"۔وہ منمنایا۔

"گناہ کیا ہے تم نے۔گناہ"۔وہ دوبارہ چیخی تھی جس پر روحان بھڑک اٹھا۔

"غلطی ہوئی ہے مجھ سے معافی مانگ رہا ہوں۔کسی کو کچھ نہیں پتا اسلئے خاموش رہنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔تم کسی کو کچھ نہیں بتاوگی ورنہ انجام اچھا نہیں ہوتا"۔وہ تیزی سے بولا۔

"میں بتاوں گی۔سب کو بتاوں گی۔تمہارے گھر والوں کو بتاوں گی یونی میں بھی بتاوں گی۔تم نے سب ختم کر دیا ہے۔مجھے برباد کر دیا ہے میں تمہیں بھی کردوں گی"۔وہ روتے ہوئے ہزیانی ہو رہی تھی۔

"اگر تم کسی کو کچھ بتاوگی تو تمہاری بہن اپنی عزت کے ساتھ ساتھ جان سے بھی جائے گی۔روحان نے اسکے کندھے تھام کر سختی سے کہا۔اسکے لہجے کی سختی اسے خوفزدہ کر

New Era Magazine

گئی تھی۔وہ ایک دفعہ پھر بے بسی سے رو دی۔روحان جانتا تھا کہ وہ اپنی بہن سے بہت محبت کرتی ہے۔اسکا ردعمل دیکھ کر اسے تسلی ہو گئی تھی کہ اب وہ خاموش ہی رہے گی۔کافی دیر بعد وہ اسے اسکے گھر کے باہر اتار کر چلا گیا تھا۔

آگ لگانے والوں کو کہاں خبر
رخ ہواوں نے بدلا تو خاک وہ بھی ہونگے

آنی اسے لینے پہنچیں تو پتا چلا کہ وہ جا چکی ہے۔وہ جانتی تھیں کہ اسے راستوں کا ٹھیک سے پتا نہیں تھا سو اس کے نمبر پر کال کرنے لگیں۔اسکا ٹوٹا ہوا موبائل، پرس اور دوپٹا انہیں پارکنگ میں ہی مل گیا تھا۔کچھ بہت غلط ہونے کا احساس انہیں ڈرا رہا تھا۔اپنی بہن اور بہنوئی کے بعد وہ دونوں بہنیں انکی ذمہ داری تھیں۔وہ مختلف جگہوں پر اسے ڈھونڈتی رہیں۔نہ اس نے ملنا تھا نہ ہی وہ انہیں ملی۔ساری رات اسے ڈھونڈ کر فجر کے

وقت وہ گھر داخل ہوئی تھیں۔انکا رواں رواں اسکے لئے دعا گو تھا۔آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

اندر آتے ہی انہوں نے طروب کو دیکھا جو سو رہی تھی۔وہ ریحاب کے جانے کے بعد ہی سو گئی تھی سو اس قیامت سے انجان تھی جو اسکی آنی اور اسکی بہن پر ٹوٹی تھی۔آنی بے آواز رو دیں۔تبھی بیل کی آواز پر وہ دوڑ کر باہر آئیں۔سامنے کھڑی ٹوٹی بکھری ریحاب کو دیکھ کر وہ سکتے میں آ گئیں جبکہ ریحاب انکے گلے لگ کر رو دی۔آنی ہوش میں آئیں تو اسکا بازو تھام کر اسے اندر لے آئیں اور کمرے کا دروازہ لاک کر دیا کہ کہیں طروب نہ جاگ جائے۔آنی کی گود میں سر رکھے وہ انہیں سب بتا گئی۔

"ہم پولیس سے مدد لیں گے ریحاب۔اسے سزا دلوائیں گے"۔اسکا ماتھا چومتی وہ مضبوط لہجے میں بولی تھیں۔

"نہیں آنی۔بالکل نہیں۔وہ طروب کے ساتھ بھی یہی کرے گا۔وہ سب ختم کر دے گا۔آپ کو میری قسم آپ ایسا نہیں کریں گی"۔وہ بیقراری سے کہتے ہوئے بلک بلک کر رو دی۔آنی کو اسے قابو کرنا مشکل ہو رہا تھا۔سو اسے نیند کا انجیکشن دے کر اسکے پاس ہی بیٹھ گئیں۔

صبح طروب کو کالج بھیج کر آنی اسکے پاس آئیں تو وہ ابھی بھی سو رہی تھی۔اسکے اٹھنے پر انھوں نے زبردستی اسے کھانا اور میڈیسن دیں۔اسے آرام کرنے کا کہہ کر وہ باہر آگئیں۔دو بجے وہ سارے کاموں سے فارغ ہو کر اسکے پاس آئیں جو چھت کو یک ٹک دد یکھ رہی تھی۔

"ریحاب"۔انہوں نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو وہ انکی شکل دیکھنے لگی۔

"طروب آنے والی ہے۔ایسے رہو گی تو وہ سوال کرے گی۔ سنبھالو خود کو"۔اپنے آنسووں پر بندھ باندھ کر آنی اسے سمجھا رہی تھیں۔وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"میں اسے لینے جا رہی ہوں۔اپنا خیال رکھنا"۔آنی نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیکر کہا۔

وہ کمرے سے نکل رہی تھیں جب اسکی آواز انکے کانوں میں پڑی۔

"طروب کا خیال رکھئے گا"۔وہ نم آواز میں بولی تھی۔آنی سر ہلا کر باہر نکل گئیں۔

آنی کی ہدایت پر طروب کے سامنے وہ خود پر قابو رکھتی تھی مگر زیادہ وقت کمرے میں بند رہتی تھی۔آنی جانتی تھیں کہ اس حادثے نے اس پر برا اثر ڈالا تھا۔وہ اسے زندگی کی طرف لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھیں مگر اس حادثے کے چوتھے دن وہ دوپہر کو ایسی سوئی کہ اٹھ نہیں سکی۔اسکی جوان موت نے آنی اور طروب کو توڑ کر رکھ دیا

New Era Magazine

تھا۔طروب بہن کے مردہ وجود سے لپٹ کر اتنا روئی کے سب کو رلا گئی۔آنی خود غمزدہ تھیں۔جس پھول کی آبیاری کی آج اسی کو وہ خود کفن میں لپٹا رہی تھیں۔

زندگی سے ہار مانی اور لحد میں کھو گئے
خاک کا تکیہ بنایا اور سکوں سے سو گئے
ایک ہچکی آئی اور سامان دنیا لٹ گیا
دیکھتے دیکھتے ہی برسوں کا ساتھ چھوٹ گیا
کس قدر تم کو پکارا' کس قدر آواز دی
تم مگر خاموش تھے میری ہی بس آواز تھی
ایسا لگتا ہے جیسے ساتھ رہتے ہی نہ تھے
اس طرح رخصت ہوئے جیسے کہ جانتے ہی نہ تھے
کوئی سرگوشی' کوئی آواز آتی ہی نہیں
کیا ہماری بھی کوئی آواز جاتی ہی نہیں

New Era Magazine

ریحاب کی فرینڈز کے توسط سے روحان کو پتا چلا تھا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ریحاب کو جب قبر میں اتارا گیا تب روحان نے سوچا تھا کہ یہ باب ختم ہو گیا مگر اس دن جب وہ آنی کے گھر سامان دینے گیا تھا تب طروب کو دیکھ کر وہ سکتے میں چلا گیا تھا۔وہ ہو بہو اپنی بہن کی طرح تھی۔ ممی سے پتا چلا تھا کہ اسکی ایک بہن تھی جس کی ڈیتھ ہو چکی ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ریحاب اسکی بہن تھی۔یہ شادی اب وہ روک نہیں سکتا تھا۔آنی اور طروب کو دیکھ کر لگا تھا کہ وہ اس سب سے انجان ہیں مگر پھر بھی وہ طروب سے نرمی سے پیش نہیں آ سکا تھا۔اسے طروب میں ریحاب نظر آتی تھی جو اسے خوفزدہ کر دیتی تھی۔نہ جانے شام کو وہ کیوں وہ سب اگل گیا تھا۔طروب کے ساتھ بھی غلط کرنے والا تھا۔اپنی ماں بھائی اور بیوی کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت نہیں رہی تھی۔ انکی آنکھوں میں وہ اپنے لئے نفرت دیکھ چکا تھا۔اس نفرت کے ساتھ وہ زندگی بھر جی نہیں سکتا تھا۔کرب سے اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

صبح بھابھی کو ممی اپنے روم میں لے آئی تھیں۔دونوں ہی خاموش اپنی سوچوں میں گم تھیں۔ محراب طروب کے پاس ہی بیٹھا تھا۔اسکی حالت دیکھ کر اسکا دل خون کے آنسو

روررہا تھا۔اسکے زخمی چہرے کو تکتا وہ بہت دور نکل گیا تھا کہ ایک دم وہ چیخ مار کر اٹھ گئی۔

"اینجل کیا ہوا؟" محراب اسکے ہاتھ تھام کر بولا۔اسے دیکھ کر وہ اسکے سینے سے لگ کر رو دی۔

"میں صرف۔۔۔پوچھنے گئی تھی۔۔۔تم نے کہا تھا۔۔۔انہوں نے آپی کے ساتھ۔۔۔وہ میرے ساتھ بھی۔۔۔"وہ روتے ہوئے ادھورے جملے بول رہی تھی۔ محراب نے اسکے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی۔اسکے سر پر اپنا ماتھا ٹکائے وہ خود بھی رو رہا تھا۔طروب تو اسے اس طرح تھامے بیٹھی تھی کہ اگر اس سے الگ ہوئی تو مر جائے گی۔محراب کے پاس اسے دینے کے لئے تسلی کا ایک لفظ بھی نہیں تھا۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ خاموش تو ہو گئی مگر ایسے ہی بیٹھی رہی۔تبھی اسے اپنی گردن پر نمی کا احساس ہوا۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رو رہا تھا۔بہت کچھ اسے سمجھ آ گیا تھا۔ اسکے دل کی حالت سمجھ کر اس نے محراب کو پکارا۔

"محراب"۔ محراب نے نظریں جھکائے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔بولنے کے لئے الفاظ اب بھی نہیں تھے۔اس نے تڑپ کر اسکے ہاتھ کھولے تھے۔اسکے ہاتھ چومتی وہ اب اسکے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"ایسے مت کرو محراب ورنہ میں مر جاوں گی۔آنی کے علاوہ ایک تم ہی تو ہو میرے پاس"۔وہ روتے ہوئے کہتی اسکے گلے لگ گئی تھی۔ محراب نے اسکے گرد بازو پھیلا دیئے۔

"سو جاو محراب"۔اسکی آنکھوں کو چومتی وہ اتنا ہی بولی تھی۔وہ جانتی تھی کہ محراب اپنے بھائی سے کتنی محبت کرتا ہے۔اپنے بھائی کی ایسی حرکت پر اسکا دل ٹوٹ گیا تھا۔ اسکے دکھ اور کرب کا اندازہ وہ اسکی آنکھوں سے کر سکتی تھی۔اسلئے اپنا غم بھلائے اسکی دلجوئی کر رہی تھی۔ محراب کے کندھے پر سر رکھے وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی اور وہ واقعی سو بھی گیا تھا۔ طروب نے اسکا بازو اپنے اوپر رکھ لیا تا کہ اسکا اپنا خوف بھی کچھ کم ہو۔بند آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بکھرے تھے جنہیں اس نے رگڑ کر صاف کر دیا تھا کہ کہیں وہ محراب تک نہ پہنچ جائیں۔

اسکے کندھے سے لگی ایک مرتبہ پھر وہ غنودگی میں چلی گئی تھی

دس بجے کے قریب ان دونوں کی آنکھ شور کی آواز پر کھلی تھی۔ محراب بیڈ سے اترا۔ وہ پریشان سی وہیں بیٹھی تھی۔ محراب اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"میں ابھی آیا"۔ اسے تسلی دیتا وہ باہر نکلا تو سامنے بھابھی کو گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے دیکھا۔ ممی روحان کے کمرے میں تھیں۔ انکے رونے کی آواز سن کر وہ بھاگتا ہوا اندر آیا۔ سامنے ہی بیڈ پر بے جان روحان پڑا تھا۔ وہ دروازے پر ہی جم کر رہ گیا۔ اپنے گھر والوں کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت وہ دیکھ چکا تھا۔ اب مزید اس نفرت کے ساتھ جینا مشکل تھا سو اس نے فرار کا راستہ اختیار کر لیا تھا۔ محراب دکھ کی انتہا پر تھا۔ طروب کو ملازمہ سے پتا چلا تو وہ ڈرتے ہوئے باہر آئی تھی۔ بھابھی اور ممی کی حالت دیکھ کر وہ خود کو مجرم سمجھ رہی تھی۔

روحان کا سوئم ہوا تو مہمانوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کا راستہ دیکھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس نے خودکشی کی ہے سوائے گھر والوں کے۔ محراب سے اب تک اسکا سامنا نہیں ہوا تھا وہ ممی کے پاس ہی رہا تھا۔ وہ ممی اور بھابھی سے شرمندہ تھی سو انکے سامنے نہیں جا پارہی تھی۔ آنی فونگی میں آئی تھیں تب سے اب تک اسی کے پاس تھیں۔ اسکی چوٹوں کی بابت انہوں نے پوچھا تو اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا کہ وہ گر گئی تھی۔

آنی اسے بغور دیکھ کر خاموش ہو گئی تھیں جبکہ کمرے کے پاس سے گزرتی ممی جو اس سوال پر رک گئی تھیں اسکا جواب سن کر خود کو گھسیٹتی وفا کے روم کی طرف بڑھ گئیں۔آنی گھر والوں کا اسکے ساتھ رویہ دیکھ رہی تھیں مگر بولیں کچھ نہیں۔

آنی شام کو چلی گئیں تو وہ بالکل اکیلی رہ گئی۔انہیں محراب ڈراپ کرنے گیا تھا۔وہ روم میں بیٹھی تھی جب ممی نے ملازمہ سے کہہ کر اسے بلوایا۔وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ نہ جانے اسے کیا سننے کو ملے گا۔ سہمی ہوئی سی وہ کمرے میں آئی تھی۔
ممی کے اشارے پر وہ بیڈ کی پائنتیوں میں بیٹھ گئی۔ ممی اور بھابھی سامنے ہی بیٹھی تھیں۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی جب ممی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

"آگے کا کیا سوچا ہے؟" کیسا سوال تھا یہ۔وہ حیرت سے سر اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی جو اسے نہیں دیکھ رہی تھیں۔بے اختیار اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے۔
"ممی آئی پرامس میرا کوئی قصور نہیں تھا"۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تو ممی اور بھابھی کے دل کو گھونسا لگا تھا۔انکی خاموشی اسے مزید خوفزدہ کر رہی تھی۔ محراب کا رویہ بھی اسکی سمجھ سے باہر تھا۔ایسے میں اسے بہت سے وہم ستا رہے تھے۔

New Era Magazine

"میں جانتی ہوں میری وجہ سے آپکا, بھابھی اور محراب کا بہت نقصان ہوا ہے مگر میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔ میں سچ میں اسلئے ادھر نہیں گئی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ انہوں نے آپی۔۔۔" بولتے ہوئے وہ سسک اٹھی تھی۔ کافی دیر تک کمرے میں اسکی سسکیاں گونجتی رہیں پھر وہ خود کو کمپوز کر کے بولی۔

"محراب مجھ سے بات نہیں کر رہے۔ آپ اور بھابھی بھی تب سے خفا ہیں۔ میں آپ لوگوں کی مجرم ہوں تو میں خود ہی یہاں سے چلی جاتی ہوں"۔ روتی ہوئی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔ کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

"کیوں کر رہی ہیں یہ سب؟" بھابھی کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔ ممی نے ایک گہرا سانس لیکر وفا کو دیکھا۔

"وہ معصوم ہے۔ اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ مجھ سے زیادہ آپ جانتی ہیں۔ میں تو اپنے آپکو اس سے نظریں ملانے کے قابل نہیں سمجھتی ہوں۔ میرے شوہر نے۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گئیں۔

New Era Magazine

"آپ اور محراب اسکے ساتھ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ وہ اب اکیلی تو نہیں ہے۔ایک تو اسکے ساتھ اتنا بڑا حادثہ ہو گیا اوپر سے آپ دونوں کا رویہ کیا کر رہا ہے دیکھا ہے آپ نے۔اسکا چہرہ دیکھیں کتنا زرد ہو گیا ہے۔چار دنوں میں وہ بیمار لگنے لگی ہے۔اسے اس وقت آپکی, آپکے پیار اور کئیر کی ضرورت ہے ممی۔روحان کے لئے اس سے اسکی اور اسکی اولاد کی خوشیاں مت چھینیں"۔وفا کہتے ہی رو دی تھی۔ممی نے روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

محراب گھر لوٹا تو طروب کو پیکنگ کرتے دیکھا۔وہ روتے ہوئے اپنا سامان پیک کر رہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتا ممی روم میں آئیں۔اس نے حیرت سے ماں کو دیکھا جو طروب کو ہی دیکھ رہی تھیں۔وہ خاموشی سے ان دونوں کو فراموش کئے سامان رکھ رہی تھی۔

"پیکنگ کرنے کا کس نے کہا ہے؟" ممی کی آواز پر اس نے انہیں دیکھا۔اسکا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں جبکہ پپوٹے سوج رہے تھے۔وہ واقعی بیمار لگ رہی تھی۔ممی نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔

New Era Magazine

"ادھر آو"۔ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھ اسے بیٹھنے کا کہا۔ وہ خاموشی سے انکے پاس بیٹھ گئی۔

"میں۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ روحان نے۔۔۔" ممی کی بات وہ درمیان میں ہی کاٹ گئی تھی۔

"پلیز اس ٹاپک پر بات مت کریں"۔ چہرہ جھکائے وہ اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔

"طروب میں اپنے رویے کے لئے بھی شرمندہ ہوں۔ میں کیا ہم سب ہیں۔ تم سے بات نہیں کرتے کہ ہم تم سے نظریں ملانے کے قابل جو نہیں رہے ہیں"۔ ممی کہہ کر دوبارہ رودی تھیں۔

"ممی پلیز ایسے مت کہیں"۔ وہ انکے کندھے سے لگی خود بھی رودی تھی۔ ممی نے آنسو صاف کر کے اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔

"میرے بیٹے کی خوشی اسکی زندگی تم سے جڑی ہے طروب۔ وہ تم سے شرمندہ ہے اسلئے تم سے بات نہیں کر رہا۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے گڑیا"۔ وہ اسکا چہرہ تھامے پیار سے بولیں تو وہ نظریں جھکا گئی۔ ممی نے اسکے ماتھے کو چوم لیا۔ اسے لگا وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہیں مگر کہہ نہیں پائیں اور اٹھ کر چلی گئیں۔ وہ ویسے ہی خاموش بیٹھی تھی جب محراب اسکے پاس آ کر بیٹھا۔

New Era Magazine

"ناراض ہو؟" وہ شرمندہ شرمندہ سا بولا۔

"جی۔ آپ نے اس دن سے مجھ سے بات بھی نہیں کی۔ مجھے لگا آپ مجھے مجرم سمجھتے ہیں"۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

"اینجل میں شرمندہ۔۔۔"

"پلیز ایسا مت کہیں۔ آپ سب میرے اپنے ہیں۔ ہاں مجھے روحان بھائی کے فعل سے دکھ ہوا تھا۔ بہت تکلیف ہوئی تھی کہ ان کی وجہ سے آپی۔۔۔ بٹ پلیز میں یہ سب بھولنا چاہتی ہوں۔ مجھے یہ سب یاد کرنا, اسکے متعلق بات کرنا خوفزدہ کر دیتا ہے"۔ وہ روتے ہوئے بولی تو محراب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"بھابھی سے مل لو"۔ وہ اسکی کمر سہلاتا ہوا بولا۔

"مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ نہ جانے وہ کیا کہہ دیں"۔ وہ اب بھی روتے ہوئے ہی بولی تھی۔ محراب نے اسکی طبیعت کے پیش نظر اسے میڈیسن دیں اور سونے کے لئے لٹا دیا۔ خود بھی وہ اسکے پاس ہی لیٹ گیا تھا۔ طروب اسکے بازو کو تھام کر آنکھیں موند گئی۔

New Era Magazine

اگلے دن محراب کے کہنے پر وہ وفا کے لئے ناشتہ لیکر آئی تھی۔

"اندر آو"۔اسے دروازے پر کھڑا دیکھ کر بھابھی نے بلایا۔وہ شرمندہ سی اندر آگئی۔وفا نے اسکا بازو تھام کر اپنے پاس بٹھالیا۔

"میں آج جا رہی ہوں"۔وفا کی آواز پر طروب نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں بابا آنے والے ہیں۔اپنی عدت وہیں پوری کروں گی"۔

"واپس کب آئینگی؟"وہ اداسی سے بولی۔

"ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں۔جس کی وجہ سے یہاں تھی وہ اب یہاں نہیں ہے"۔وہ یاسیت سے بولیں۔

"بھابھی پلیز مجھے معاف کر دیں"۔وہ روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔

"میری وجہ سے مت جائیں"۔

"تمہاری وجہ سے کب جا رہی ہوں؟روحان کی وجہ سے یہاں تھی اسی کی وجہ سے جا رہی ہوں۔اس نے اچھا نہیں کیا تمہارے ساتھ۔تمہاری بہن کے ساتھ۔میرے, ممی اور محراب کے ساتھ۔

اس رات میں نے سوچا تھا کہ روحان کے ساتھ اس گھر سے دور چلی جاوں گی۔پھر سوچا کہ وہ تو ممی اور محراب کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔اسلئے تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ کر

New Era Magazine

معافی مانگوں گی۔ضرورت پڑی تو پاوں بھی پڑ جاوں گی اور اگر تم نہ مانی تو تم لوگ اوپر شفٹ ہو جانا ہم نیچے ہو جائیں گے تاکہ تمہارا کبھی روحان سے سامنا نہ ہو۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا"۔ حلق میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تو وہ خاموش ہو گئیں۔

"مجھے لگتا تھا کہ روحان کو مجھ سے محبت ہے مگر انہیں تو مجھ سے کبھی محبت ہوئی ہی نہیں تھی۔شادی کے چار سال انہوں نے مجھے دھوکے میں رکھا۔ایک لڑکی کو اپنی ہوس کا شکار بنایا اور چار سال بعد اسی کی بہن کو۔۔۔انہوں نے تو یہ تک نہیں سوچا کہ تم انکے بھائی کی عزت ہو"۔وفا دکھ سے کہتی ایک بار پھر خاموش ہو گئی۔

"میں خدا سے شکوہ کرتی تھی کہ اس نے میری گود خالی کیوں رکھی۔اب شکر ادا کرتی ہوں کہ اگر وہ بیٹی دیتا تو کوئی اور روحان اسے مار دیتا اور اگر بیٹا دیتا تو وہ کسی ریحاب کو مار کر طروب کا شکار کرتا۔لازم تو نہیں نا کہ ہر بار طروب کو بچانے کے لئے محراب آتا"۔یہ کہتے ہی وفا طروب سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔وہ اتنا روئی کی طروب کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

New Era Magazine

بارہ بجے کے قریب وفا کے پیرینٹس اسے لینے آ گئے تھے۔ ممی نے کھانے پر روکنا چاہا مگر انہوں نے سہولت سے انکار کر دیا۔ جاتے ہوئی ممی وفا کو سینے سے لگا کر رو دیں۔

"اپنا بہت خیال رکھئے گا ممی"۔

"ہو سکے تو مجھے اور اس بد نصیب کو معاف کر دینا وفا"۔ ممی بھابھی کے ہاتھ تھام کر سسک اٹھیں۔

"پلیز مت جائیں بھابھی"۔ طروب اسکے گلے لگے روتے ہوئے بولی۔

"ایسے مت رو۔ بس اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ ممی اور محراب کا تو تم بغیر کہے ہی خیال رکھو گی۔ میں جونیئر محراب سے ملنے آوں گی۔ تب بہت سارے دن رہوں گی تمہارے پاس"۔ وہ اسے پچکارتے ہوئے بولیں۔ طروب نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی تو انہوں نے اسکا ماتھا چوم لیا۔ محراب ناراضگی میں وفا سے ملا بھی نہیں۔ چہرے پر آسودہ مسکراہٹ سجائے نم آنکھوں سے وفا نے اس گھر پر ایک آخری نظر ڈالی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

جس شام وفا واپس گئی اس سے دو دن بعد آنی بھی ہمیشہ کے لئے دوبئی چلی گئیں۔ طروب تو انکے جانے پر اکیلی رہ گئی تھی۔ ممی اور محراب نے اسے بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔

آٹھ ماہ بعد۔

طروب کے بیٹے کی پیدائش کی خبر جیسے ہی آنی کو ملی انہوں نے اگلے دن کی ٹکٹ بک کرالی۔ وفا بھی تو ڈیڑھ ہفتے سے اسکے پاس ہی تھیں۔ وہ آج ڈسچارج ہو کر گھر آئی تھی۔ گھر میں تو جشن کا سماں تھا۔ ممی کے تو پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔ محراب کے چہرے سے خوشی صاف چھلک رہی تھی۔ سب بہت خوش تھے۔ اتنے دنوں بعد گھر میں خوشی آئی تھی۔ وفا بھی اسکا بہت اچھے سے خیال رکھ رہی تھیں۔

پلین میں بیٹھی آنی آنکھیں موندے ماضی کے متعلق سوچ رہی تھیں۔ ریحاب کی ڈیتھ پر اس کے سب کلاس فیلوز آئے تھے۔ روحان بھی ان میں شامل تھا۔ تب انہیں

New Era Magazine

اسکا نام پتا چلا تھا۔ یہ نام انہوں نے ریحاب کے منہ سے سنا تھا سو اسے پہچان گئیں۔ اسکی ریحاب کو دی گئی دھمکی انہیں یاد تھی سو اسے کسی بھی طرح کا تاثر نہیں دیا۔

ریحاب کی موت پر لوگوں نے طرح طرح کی باتیں بنائی تھیں۔ ریحاب کی گمشدگی کی خبر توسب کو معلوم تھی مگر اسکے ساتھ کیا ہوا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔ آنی نے اس وقت توسب کو تسلی دے دی تھی مگر اب جس کا جو دل کرتا کہہ دیتا۔ اس سب کا طروب پر برا اثر پڑ رہا تھا سو وہ اسے لیکر شہر ہی چھوڑ گئیں۔

طروب کو انہوں نے بہت محبت اور توجہ سے پالا تھا۔ اس غم میں بھی انہوں نے ہی اسے سنبھالا تھا۔ یونیورسٹی میں اسکا فرسٹ سمسٹر تھا جب انکا ٹرانسفر ہو گیا۔ آنی اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتی تھیں سو ساتھ لے آئیں۔ یہاں انکی ملاقات محراب سے ہوئی۔ اتنے سالوں میں وہ روحان کو بھولی نہیں تھی۔ اب اسی کی شکل جیسا لڑکا سامنے دیکھ کر وہ حیران رہ گئیں۔ اس سے تعارف پر معلوم ہوا کہ روحان اسکا بھائی ہے۔ محراب کی آنکھوں میں طروب کے لئے پسندیدگی وہ دیکھ چکی تھیں سو خاموشی سے تقدیر کے

New Era Magazine

فیصلے کی منتظر رہیں۔ محراب اور طروب کو ملانے میں انکا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ وہ محراب سے طروب کے متعلق باتیں کیا کرتی تھیں۔

روحان جس دن انکے گھر سامان دینے آیا تھا تب وہ آنی کو نہیں پہچان سکا تھا مگر وہ اسے پہچان گئی تھیں مگر طروب کو دیکھ کر اسکا ٹھٹھکنا اور اسکے تاثرات واضح کر گئے تھے کہ وہ اسے پہچان گیا ہے۔ اس دن آفس سے نکلنے کے بعد آنی اس سے ملی تھیں۔ انکی واپسی کا طروب کو علم نہیں تھا۔ وہ ہاسٹل سے واپس آرہی تھیں جب روحان ان سے راستے میں ملا۔ وہ انہیں گھر لے آیا تھا۔ گھر پر کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ کام والی بھی جا چکی تھی اور طروب سو رہی تھی سو انہیں لگا کہ قدرت نے انہیں موقع فراہم کر دیا ہے۔

جب روحان چینج کرنے گیا تو وہ چائے بنانے کے لئے اٹھ گئیں۔ اسکی چائے میں میڈیسن انہوں نے ہی ملائی تھی جسکی وجہ سے وہ اپنے ہوش میں نہیں رہا تھا۔ اسے ایمرجنسی کال کا کہتیں وہ واپسی کے لئے نکل آئی تھیں۔ جو وہ کرنا چاہتی تھیں وہ کر تو آئی تھیں اور قوی امید بھی تھی کہ وہ سب کچھ اگل دے گا مگر طروب گھر پر اکیلی تھی سو وہ خوفزدہ بھی ہو رہی تھیں۔ اسی لئے انہوں نے محراب کو کال کی اور سرسری انداز

میں طروب کا پوچھا۔ محراب کے بتانے پر کہ وہ گھر کے لئے نکل چکا ہے انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ وہ روحان کی اصلیت سب کے سامنے لانا چاہتی تھیں۔ ریحاب کو انصاف دلوانا چاہتی تھیں۔ ریحاب اگر عزت سے گئی تھی تو اسکا مجرم کیسے عزت سے سر اٹھا کر جی رہا تھا۔ انہیں اندازہ نہیں تھا کہ روحان اپنی جان ہی لے لے گا۔

اسکی ڈیتھ والے دن طروب کی حالت اور محراب کی خاموشی انہیں ہولا رہی تھی مگر جب محراب انہیں واپس انکے گھر چھوڑنے آیا تو راستے میں وہ طروب کے متعلق پوچھ بیٹھیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ریحاب کی خاطر لئے گئے انتقام کا خمیازہ طروب کو بھگتنا پڑے اور اسکی خوشگوار زندگی اس انتقام کی نظر ہو جائے۔ وہ چاہتی تھیں کہ روحان کو اسکے کئے کی سزا ملے اور وہ سزا اس سے بڑھ کر کیا ہوتی کہ وہ اپنے ہی گھر والوں کی نظر میں بے عزت ہو جاتا مگر اس نے اپنے لئے موت کی سزا چن لی تھی۔ انہیں روحان کی موت سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ تو بس طروب کے لئے فکر مند تھیں مگر محراب کے تسلی بخش جواب نے انہیں پر سکون کر دیا تھا۔ وہ اب بھی پر سکون تھیں۔

اس دن وہ ریحاب کے لئے خوش تھیں۔ آج وہ طروب کے لئے خوش تھیں۔

بے شک پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ یہ بات محراب نے ثابت کر دی تھی۔ ان

New Era Magazine

کے دل سے محراب کے لئے بے ساختہ دعائیں نکلتی تھیں جس نے ان کی بچی کو پھولوں کی طرح رکھا تھا۔یہ دعائیں ان بددعاوں سے ہزار گنا زیادہ تھیں جو ریحاب کی اجڑی حالت اور اسکا مردہ وجود دیکھ کر روحان کے لئے ان کے دل سے نکلی تھیں۔

❤️ ختم شدہ ❤️

☆☆☆☆☆

نوٹ

سزا بقلم حجاب فاطمہ پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ، افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

New Era Magazine